

بازمہ بقای بانی

تسلیتین نفیت امیران میرد و عطار و نظیر شاعر و منت زبان - تاظم مردان
 ہر دین نامش و وزیر بخیال انشیر خفایت ماب سارا جگر و عارچی شاد صا
 بنی راجہ باد و تخلص باقی کا سید کسب طائر الزم جید آباد و کون ام قابل و حشمت

1627
 9

بشیر و بقیدہ ۱۳۰۰ھ ۱۹۰۰

نظامین



مطبوعہ انجمن اربعہ و مکتبہ پریس واقع محلہ نوہشتہ کھنویں

(جو بنیاد کا جناب راجہ باور مدح قائم ہے)

منشی و صاحب دارالافتخار ملک مطبوعہ کراچی تمام سے طبع ہوا

دیوان اردو بقای باقی

موسومہ

من تصنیف مفید امیر ابن امیر و میر غلام فیض شاعر محقق زبان عالم نظم و نثر
ہمدلیت مانج و وزیر پنجال آتش و میر جناب فضیلت آسنا راجہ گرداری شاعر
نہی راجہ بہادر و تخلص بہ باقی کاہستہ سکینہ امیر و بہادر راجہ گردان ام قبالہ خوشہ
بشیر و یقعدہ ۳۰

مطابق

ماہ جولائی ۱۹۰۶ء

مطبع نظم اخبار موسومہ لکھنؤ پریس واقع محلہ نوہستہ سہرین

اجو بیاد کار جناب میر راجہ گرداری پرشاد صاحب نہی راجہ بہادر تخلص باقی امیر عالم جدید کائنات
منشی دوار کا پرشاد افق مالک مطبع کوہستان مطبع ہوا

دوباجہ دیوان بقای باقی یکیدہ کلام
دوار کا پرشاہ صاحب افق کالیتھ سیکند مالک نظم اخبار لکھنؤ
ملک جناب نشی

<p>پیر ملک نظم کی تسبیح ای ملک روان ماہتاب ہالہ قوم آفتاب خاندان خوش کلام خوش مقال متوشخصال خوش بیان نکتہ بین نکتہ فہم و نکتہ سنج و نکتہ دان زینت ملک کن - زیبایش ہندوستان نقشی معجز قلم مثل دبیر آسمان اہل فن کے سرپرست اہل سخن کے قدردان اہل دولت - اہل حشمت اہل شوکت اہل شان میر محبوب علی شاہ و کن کے مع خوان سعدی ملک کن - فردوسی ہندوستان صورت رند و وزیر و مین و کیتا و جہان زہری پرشاہ صاحب کے چراغ خاندان</p>	<p>وروب گرام خلق سین و آسمان ہین میان حیدر آباد اک مرکونی بزرگ خوش سیر خوش وضع خوش تقریر خوش نصیب نکتہ پرو نکتہ آرا نکتہ پیرا - نکتہ رس آب و سب علم و فن غرتہ شعرو سخن شاعر آتش زبان مانند برق لکھنوی تحسین انشاگری - جوہر شناس شاعری اہل حیات اہل محبت اہل شہوت اہل ہوش رکن اعظم مملکت کے سلطنت کے کارکن ناظم نظم نظامی - خسرو ملک نظام سنگرت فارسی و عربی بہا شاہین برق پرتو تاجہ سوامی پرشاہ ابن راجا رام کر</p>
--	---

شاعر دکنی منزلت تو قیر اہل علم کی
 شان شوکت میں سکندر دولت میں جم
 میں تصانیف کثیرہ دونو نشر و نظم میں
 نفسی ایہ ہے لقب باقی خطابِ عمری
 ہو جو شاہ ملک کی جمعیت باقاعدہ
 ہو جو اک جمعیت شاہ نظام الملک اور
 انتظامِ حشرین تقریباً شادی ہے سپرد
 نہیں جو قلعہ و طغر گدھا اور ابراہیم گدھا
 اور بھی خدماتِ شاہی کی یہی ہیں منتظم
 قوۃ العین آپکے دو تھے عصا و ملک
 انے دیکھی سیرِ باغِ زندگی پچیس سال
 یک ہزار و سہ صد و بیس آج بھی تھے سن
 فضل تو ہے بھوانکے وہ ہو فرزند اور
 نام ہے بھوانکے شاہ ایک کالی بر و لون
 بیالون لون یہ ان نیرت بارام و کرشن

کامیجھو نکی آبرو اصحابِ کسینہ کی شان
 جوشِ فیاضی میں جامِ عدل میں نوشیروان
 نادر و نایاب لکشِ خوب مرغوبِ جہان
 نام ہے گردہاری پر شاد اہل جاوید و شان
 اوسکے ہیں سر شستہ دارِ صدر مشہور جہان
 اوسکے ہیں سر شستہ ارفاح و نصرتِ شان
 اہتمامِ مطبخِ شاہی میں کرتے شادمان
 انتظامِ پیشکاری شہی کرتے ہیں وان
 ہیں یہی ہر وقت منظور نگاہِ حکمران
 کیشور پر شاد اور گور پر شاد و فخرِ خاندان
 پانچ سال و سن کیا اہل حیا نکو شادمان
 دیکھے داغِ جدائی سال بھر کے درمیان
 ایک ہے جنمیں تم اور ایک مہرِ آسمان
 دوسرے کا نام ہے نرسنگہ راج آرام جان
 مثل الیاس و خضر پائین حیاتِ جاودان

اک بھتیجے آپ کے راجہ سری پرشاد ہیں
 قوتِ امین و تھاپے نام راجہ نو بچند
 ہیں نمکخوار نظام الملک سلطانِ دکن
 ہے دعا حق سے کہ دی انکو کرم سے عمر نوح
 اک بھتیجے آپ کے پریشری پرشاد تھے
 تھا جو بیماری سے دل پر صدمہ درو جگر
 ناگمان و نیشوین باہر جبے وقت شب
 سالِ ماضی میں فوجیہ کے مہینے کا ہے ذکر
 عزت افزائی سے قطرہ کو کیا بحرِ خضر
 دعوتیں وہ کین جو رشکِ دعوت شیراز تھیں
 قدر افزائی ہر اکیم کی۔ برہائیِ نزلت
 آدھ دن کیشوگری میں جشنِ شاہانہ کئے
 یہ مقام پاک جو دیبا سے ہر تہمین فروں
 یان بہت مند رہنے میں فیضِ بخشِ خاص عالم
 اس جگہ لیتی تو کیا شہرِ کلان آباد ہے

مثل سبھراہل عزت صورت قسمت جو ان
 ذی چشم۔ ذی جاہ۔ ذی نقد و اہل غوثان
 افتخارِ نسل اجا رام۔ فخرِ خاندان
 پائین منہ مانگی مرادوں کی طرح آرام جان
 جنکے اوج نجمِ قسمت نخل تھا آسمان
 تھے ضعیف و لاغر و زار نحیف و ناتوان
 کر گیا پرواز گلزارِ بدن سے مرغِ جان
 راجہ صاحب نے بنایا مجھ کو اپنا سیماں
 مہربانی سے کیا ذرہ کو مہر آسمان
 بزمِ عشرت میں مکھائے جلسہ شاہِ جہان
 محبت فرمایا نقدِ عزت تو قیر و شان
 راجہ صاحب کے کئی مشہور مند ہیں جہاں
 یہ جگہ ہی مثلِ مہرِ اسجدہ گاہ و جہان
 اہل عالم کو ہی پارس جگہ سنگِ آستان
 اسکے باغون کی بہارِ بخیران ہی باغبان

کر کے لاکھوں مرتبہ بنیاد اسکی ڈالی آ پئے
 واپس آئے بعدہ وان سب مکان خاص میں
 کیا محل کی صہفت کیا وصف ایوان کا
 ہر فلک سے باتیں کرنیوالی ہر بارہ دری
 وہ مکانوں کی صفحہ چہر پھیل جائے نظر
 آئینہ خانہ عجب تصویر خانہ کچہ عجیب
 وان میں سے بہر ہی کیفیت عیش و طرب
 شاہ حجابہ دکن ہین میر محبوب علی
 لیکے ساتھ اپنے مجھ کو خلوت مرعہ میں
 ہین جو سلطان دکن جو ہر شناس اہل علم
 مجھ سے فرمائش غنائے کی کی میں نے پڑھی
 جیغہ و سر تیج مختار فرامی کے لئے
 ہین جو نواب بشیر الدولہ دستور دکن
 اون سے بھی جا کر ملایا۔ کی جری غوث چن
 اپنے ایوان کا کتب خانہ کیا ایک روز

اپنی قسمت میں لکھائے گل تو اپنے جہان
 کرو فرمتے جسکے دربان عجب حشمت پاسبان
 ہے قلم مجبور۔ لب معذور۔ قاصر ہر زبان
 جسکی زینت دیکھ کر جیسے بروج آسمان
 جبہ سا جیسے شعاع مسر ہو وہ آستان
 الغرض تھا اک عجائب خانہ خوبی مکان
 جشن جمشید کی دیکھا دیدہ دل نے سمان
 شہر یار مدلل گستر خسرو کشورستان
 نذر دلو کر پڑھائی غوث و توقیر و شان
 جتنے ہین اہل نہر کہتے ہین ان کو قدردان
 داودی جو ہر شناسی کے جو ہر بیان
 دست بخشش سے سینا پا خلعت توقیر و شان
 طغولانی فلاطون محمد ارسطوی زمان
 خاک کو دے کر عروج ایسا بنایا آسمان
 بشمار لکھ بزرگوں کی کتابین تھیں جہان

شوق سے دیکھا کلام و ستادان سلف
 وان ملاک مسودہ مجبور پشیمان شل بلف
 میں نے جب دیکھا تو پایا اسکو باقی کا کلام
 سرمہ آسا اسکو آنکھوں نے لگایا پاک سے
 راجہ صاحب کے کام میں نے کہ اور یا علم
 اچل دیوان اردو حق نے دکھلایا مجھے
 ہر غزل میں ہر کلام میرا سودا کی تڑپ
 روز مرے مومن ذوق مصباح و بحر کے
 جو ہے مطلع وہ نظیر مطلع ترشید ہے
 شعور جو ہے وہ ہر موزون سر و گلشن کبریا
 دیکھتے ترتیب سے چھپو اشاع کیجیے
 ہوگی شہرت آپ کے اردو زبان کی چارو
 جیٹے آویزہ گوش سماعت یہ سخن
 اللہ اللہ ذکر دیوان میں تعلی اسقدر
 آپ کے اردو زبان میں ہوں بالکل نااہل

خوب کی سیر تصانیف بزرگانِ جہان
 جیسے غزلین و سحر تھیں اردو کی مرغوبان
 دل بچر کر دیکھا خوشی سے شل چشم ہوشان
 پانی لب نے لذت شیرینی حسن بیان
 کوڑیوں میں آج قسمت کے ملاعل گران
 اتفاق وقت سے ظاہر ہوا گنج نہان
 شعر جو ہی اوسمیں ہی غالب کی طباعی عیان
 ناسخ و برق و وزیر و دانش کی زبان
 جو ہر مصرع وہ ہر مصرع ہلال آسمان
 بیت جو ہر دم ہر شک بیت ابرو کجبان
 کیجیے محنت یوں غفلت میں اپنے رائگان
 دہلوی لکنوی طباع ہونگے مدح خوان
 راجہ صاحب مدح لب سے توش گویا نشان
 پاپلوسی اسقدر ایسا تعلق الامان
 تو بہ تو بہ اہل شاہستان کمان میں کمان

آپ کی کیا خوب چہرہ سہسوائیکے دھنگ
 اپنا دل خوش کر لیا تھا میں نے ان اشعار سے
 آتش و ناسخ و غیرہ شاعران مستندہ
 کرتے ہیں گنج لحرین بیچکر طوقار سہو
 جب ان ایسے شاعران کا ایسا ناز حال ہو
 میں نے یوں فضل میں کھولا کہ گستاخی معاف
 میں نے دیکھیں چند غزلین دیدہ انصاف سے
 یوں تو خوف سہو سے کوئی بشر خالی نہیں
 ہو گیا دیوان ہری سقم و خطا و سہو سے
 سنکے یہ فرمایا جو کچھ آپ چاہیں وہ کریں
 میں نہ اپنی رائے دنگا چہا نے کیواسطے
 خرچ جو کچھ چاہنے کا ہو وہ مجھے لیجئے
 میں نے کی ترتیب دیوان کی وسیع شروع
 شکر حق چھپ گیا دیوان نایاب نفیس
 فکر تاریخ اشاعت قلمی جو دنگو لے آفت

سہ دی ایسی کہ جس سے چھپے اوٹھیں ان گلیان
 چھاپنا انکو ہے کرنا سبق عیب پر عیان
 غالب رشک وزیر و رند اہل زبان
 معترض پھر بھی جفا سے پیستے ہیں استخوان
 پھر سر دیوان اردو کی بھلا عرت کمان
 آپ نے جو کچھ کہا وہ ہر فضول و رائگان
 اوٹھیں پائی لکھنوی اور دہلی کی زبان
 خواہ اسمیں آپ نے یامیں کہ اور اہل زبان
 ہر یقین صحت کامل مجھے جابے گمان
 قول میرا دیکھا نقش الحجر ہے بلیان
 آپ میں مختار چھاپیں سوچ کر سود و زیان
 خاطر اہم سر تسلیم پیش مہربان
 راجہ پنهان بھاب تک کہ دیا ہے عیان
 شکر خالق ہو کہ دنیا میں لکھ گنج نشان
 بلغم غیبی یہ بول اوٹھا کہ مرغوب جہان

تاریخ افق

مہرِ خطا سے - سراپا صحیح

کہا دل نے - دیوانِ بلبلِ فصیح
۱۳

ہستِ خوب دیوانِ باقی چھپا

افق نے جو کی منکر تاریخ کی

مشہور ہوئیں جہانگیر ہر سو غزلین

افسونِ حسنِ بیان ہی - جادو غزلین

تحریر کرے افق کہ - اردو غزلین
۱۳

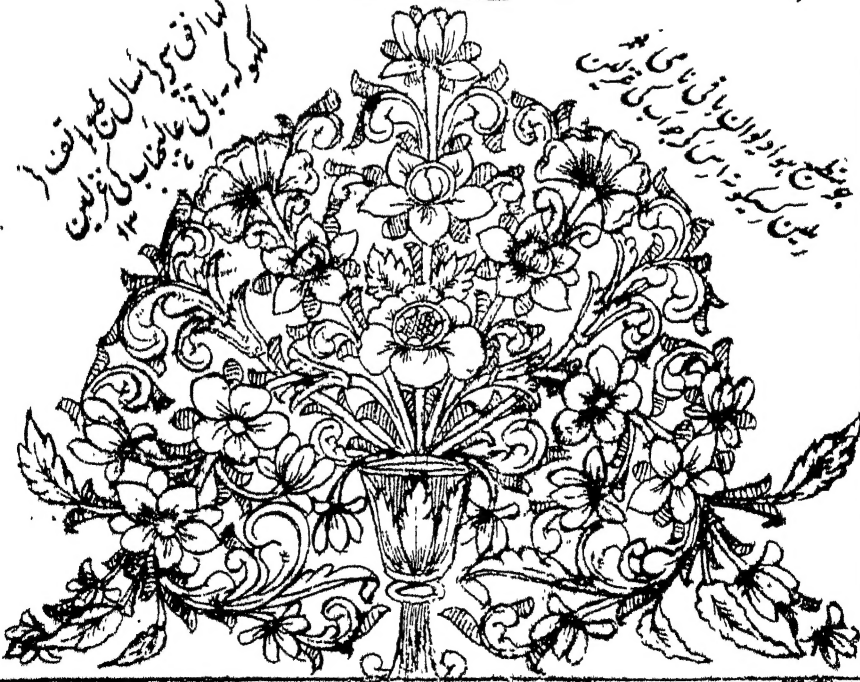
دیوانِ عالیجناب باقی کا چھپا

مطلع ہیں طلسم - اور مصرعِ نیزنگ

تاریخِ شیعِ بے سرائیشہ

کہا افق کہ سالِ طہارت
لو کہ باقی کا چھپا کی غزلین

جو قطع ہو دیوانِ باقی نامی
ہیں کہ سب کو اس کو جواب کی غزلین





رویت الف

ہر ذرہ میں ہے طور تیرا
 ہر سنگ ہے کوہ طور تیرا
 پہنے نہ لباس عورتیرا
 پروردار ہے ضرورتیرا
 کیا فضل ہے یا غفورتیرا
 دیتے ہیں پتا چہ دور تیرا

لے مہر یہ سب ہے نور تیرا
 امین ہے ہر ایک شے تجھے
 آزاد کو بند ہے تسلط
 آرام ہزار ہو جہان میں
 انسان غلامی ہے تو خطا پوش
 اونکی شہرگ سے تو قرین ہے

اپنے سے جدا خدا کو سمجھا
 باقی دیکھ شہور تیرا

<p>دور ساغر ہے نمونہ گردشِ آیام کا ہین ہوڈیلے موٹا پوستِ ہر بادام کا خلق میں شہرہ ہو گمنامی سو جسے نام کا حلقہ چشم صنم بنتا ہے حلقہ دام کا دیدہ جانانِ دیدہ کسانِ بادام کا زلفِ کین کام لیتا ہوں کندِ بام کا خون رو لاتا مجھے محفل میں ہنسنا جام کا مہربان ہو گیا بہر دسا آفتابِ بام کا</p>	<p>ہے دگر گون نگاہ محفلِ خیرِ عام کا کوئی اندھا ہو تو نسبتِ دگر تیر چشم کے گوشتِ عزت میں ہتا ہوں عینِ قیاس کی طرح مُرخِ دل کو دیتی ہوں آکاہ ہو کامردک اسین سُرخِ سیاہی کو وہ ہو یکسر سفید اسے ہوتی ہر سائی دل کی دے یا تک چشمِ میگون کا تیرے ساتی جب آتا خیال کسکو کہلاتے ہو کوشے سو چشمِ عارضی</p>
--	--

میں وہ دیوانہ ہوں کبھی میں آتا میری ہاتھ
تار بھی باقی نہ رکھتا جامہ احرام کا

<p>شک نافہ ہو تو ممکن نہیں چہنپاؤ کا جسمینِ جانین کہ عاشق تھا کسی گرو کا شبِ ادا دس کی ہر پرتا ہوں عملِ جاو کا پوستِ پنہا میں مجھے جائے کفن آہو کا گرم رکتا ہے مجھے دماغ میرے پہلو کا</p>	<p>کب چسپائے سو چہے عشق تیر کیسو کا چشمِ بلبل سے بنا دو سیرِ مرقد کا غلاف زلفِ سودین کب تار ہوں کسی چشم کی یاد کشتہ چشمِ تبارِ ن یہ وحشتِ ہر میری شہنشاہی میں دس شمعِ شہستان کے عوض</p>
---	---

اوڑ کر آتی نہیں! دس چشم سپہ پر ہر بار
 حُسن مکتا کو نہیں خوف کم و بیش اصلا
 آسیر و دیدہ گریان میں تماشے کے لیے
 کاسہ چشم لیے پرتا ہوں دریوزہ کو
 باز رکتی ہو اذیت سے ملا طمطمی
 ابھی آئینے کی گہلجائیگی ساری قلمی
 ایک ہی تہ میں سر پکڑوں تیرے اوڑھے
 دم لبو نہ پھر اور قبضے سے دل باہر ہے
 ہر گل و غنچہ میں حاضر ہے مگر غائب ہے
 سنہ تھوٹتا ہو دس بے غنچے نظر آتے ہیں

کیستنی زلف بڑھندوں کے شکار ہو کا
 بدر کامل نہیں ہوتا ہے ہلال ابرو کا
 مژدہ تر نہیں سبزہ ہے کنار جو کا
 کوئی مجسا نہیں دیدار صنم کا ہو کا
 زحمت تیغ ندیکے کہی خامہ ہو کا
 سنہ تو دیکھو کر دعو وہ صفای رو کا
 زور اللہ زیادہ کرے اوس بازو کا
 دس دم یاد جو خنجر ہے کسی ابرو کا
 باغ عالم میں کوئی رنگ نہ کیا ہو کا
 تو نے گلشن میں مگر پان چبا کر تھو کا

گل کمان غنچہ کمان سرو کمان باغ کمان
 باقی مطلب ہے یہی فاختہ کی کو کو کا

طور پر نور کا شعلہ دیکھا
 موج زن کوزہ میں دریا دیکھا
 ہونہ کندن پہ جو مینا دیکھا

بام پر یار کا چہرا دیکھا
 دل میں دنیا کا تماشا دیکھا
 دیکھہ دس دے طلائی نر خط

<p>آؤٹالے سے نہ نکلا کچھ کام تو احمد آسا ہی تو کہے مجھے رہنا جو غم ہی تو شیر ماروہ سر راہ میں کل وہ یکایک جو ملا عرض کی مین نے اوہر تو دیکھو</p>	<p>آسمان تک اسے پہنچا دیکھا ٹٹا کو پڑھو اس کے سنایا دیکھا ورنہ سب اسے سید پا دیکھا میرے جانب کو نہ اصلا دیکھا کھانسنہ پیر کے دیکھا دیکھا</p>
	<p>جنے دیکھا دہن جانان کو باقی غم کو سہ گویا دیکھا</p>
<p>یار کا پانون تو عالم کا دامن سر ہوتا ہو سے لیتا لب شیریں کے جو ساغر ہوتا جلوہ فرما جو کہی وہ سہ انور ہوتا دل عاشق کو یہ سوئے کہاں سے ہوتے ورق گل پہ پیر چہرہ کی لکنا تو صیف آتش عشق کی دل پہ لگتا تباہ لب نگین کا اگر زنگ نہ کتا وہ شوخ ہوش ہو جائے نوچا اوڑھتے ٹانگے</p>	<p>کاشکے مین ہی وریار کا پتہ ہوتا شیشہ ہوتا تو مین ہم پہ سلا دہر ہوتا شرف منزل نور شید میرا گھر ہوتا تین ابرو مین جو غم کے کا نہ ہو ہر ہوتا رگ بکبل سے اگر رشتہ مسطر ہوتا خاک تہو جو اس آتش مین سمندر ہوتا لعل بے رنگی سے بلور کا پتہ ہوتا زخم دل سینے کو درپے جو رفوگر ہوتا</p>

خط کے پہونچانے کو لوٹن جو کہو تر ہوتا
تیرے آوارہ کا گز خضر بھی ہبر ہوتا
میرے نالون کا گز عرشین پر ہوتا
آینہ تجھ کو دکھاتا جو سکت در ہوتا

اپنی بیانی دل کی ہی میں لکستا حالت
جوش و خشت کو سبب ہ پہ آمانہ کہی
قد بالاکے تصویر میں جو کرتا فریاد
آج ہوتا جو سلیمان تو تیری رکتا مہر

کسی حالت میں نہیں مجھ کو سورا باقی
نشہ مے سے مے سر میں ہی چپتر ہوتا

ورنہ نظرون سے تو معدوم دہن سے اونکا
دل پروان نہیں ہے یہ چین ہے اونکا
جگر اونکا ہر دل و کما ہر بدن سے اونکا
نہیں عیسے مگر اعجاز چلن سے اونکا
مارگیسو ہین در گوش یہ من سے اونکا
کون کتا ہے کہ چہرے میں ہن سے اونکا
یمن اونکا حلب و نکا ہے ختن سے اونکا
چشم بلبیل جسے کتے ہن کفن سے اونکا

فقط اک حجت اثبات سخن سے اونکا
آمین آئیں کہی شادابی خاطر کے لیے
جسے چاہیں اسے پال کرین حاضر ہے
ایک شوکرین میں مردون کو زندہ فر
ہر آنکسین میں خیال ہن بنا انکے
فرط تنگی سے بہلا کسکو نظر آتا ہے
لہجہ خسار و خطایا کے جو عاشق ہن
عشق مگر وین سے جن لوگوں دی انجی بن

یوں تو ہونے کو ہزاروں ہی عا شق ہن

باقی اک بندہ دیرین و کس سے اونکا

<p>جانا نہیں اچھا ہے یہ جانا نہیں اچھا سوتے ہوئے قنوں کو جگانا نہیں اچھا ہر وقت یہ ابرو کا چڑھنا نہیں اچھا ہم کتنے تھے دل کا لگانا نہیں اچھا کوٹھے پہ کبوتر کا اوڑنا نہیں اچھا اچھا نہیں مین تھے جو جانا نہیں اچھا آنا ہی تو بد ذاتی پر آنا نہیں اچھا</p>	<p>بس آتے ہی بڑھکے جانا نہیں اچھا یازیب کی آواز سنانا نہیں اچھا کیا آپ ہی عالم میں شہین شیر زن آواہ اب غم پشیمان ہوئے جان گنوا کر پیر کا سایہ کہیں آجان جہان ہو میں بد ہی سی آپ نے سمجھا جو مجھے بد یازن میں گر جاتے ہو کچھ خیر و حساب</p>
---	--

کیا قدر تمہاری کوئی باقی کسے افسوس

تم اچھے ہو لیکن یہ زمانا نہیں اچھا

گھر ہزاروں ہا کو آبادی ویران کر دیا
 مہر کا تکیہ مہ نو کا گریبان کر دیا
 شاعروں کے جھوٹ ہندو کو مسلمان کر دیا
 تجھ کو خالق نے مگر مجھے سوانسان کر دیا
 حسن نے تجھ کو سراپا بنایا غرضوان کر دیا

جوش اشک یدہ گریبان طوفان کر دیا
 کھٹکان اوس پرچی دور داماں کر دیا
 کفر و غل و خج جاناں کو تھوہین ملال
 یاد و لولہ ہے تیرا حسن جس حور کو
 قدر و طوئخ ہر جنت لب خیرین ہر بہشت

سادہ پن و سکا بھی قتل کرتا ہر مجھ
سرو کو نسبت ہو کیا قد کہ حق سے اہنم
زلفا لچتی تھی تیر خسار سو ہر دم مگر
سہ سحر اوں شہم کو شوخی جھانوی اور ہی
گرمی یوان آتش ہو سیر دیوان میں
کوئی پیدا تو کسے جہسا جگر اے ہمدرد
کہینچتا ہوں اثرِ ترکان پرین فضل اشک
اشک اگر لکھیں کہتی تھی مجھے عن لیب
جامہ میون کی لٹک نہیں کہاں باوہا

تین ابر سے جو پوچھا دسمہ خیریاں کر دیا
پا بگل او سکو کیا تجھ کو خراماں کر دیا
خطِ رخ نوریاں میں انکھو قرآن کر دیا
رنگ پانچ سُرخی لکے دھپان کر دیا
جیسے عشق شملہ رویاں نگر نچوان کر دیا
دوست کو دل کی مین نے دشمن جان کر دیا
آشکارا اسے سب پر راز پنہان کر دیا
ہائے گلچین نے کیا خالی گلستان کر دیا
تو نے غنچوں کے لیے گو جمع و امان کر دیا

بوسے دیکر اپنے لعل لبے او مجمع ہے
مجمکو باقی خسر و ملک بدخشان کر دیا

بابل آتش نفس میں ہو کیا صیاد کا
جب سے نالان بچن تلخ شوخ کی بیدار کا
کہینچتا چاکو ہوس شہم دل را کی شبیہ
شست پر ہو کہین کنج نفس میں ہمسفیر

شعلہ آواز سے ہو کون قفس فولاد کا
نالہ ناقوس شاکی سے میری فریاد کا
سوے شرکان پر ہی خامہ بنے ہزار کا
کیا تپا دون عن لیب غلامان ہر بار کا

علم و فن میں عاشقی کو سب سیر شاگرد ہیں
وہ سی لودہ لب کیسے جو ہنستہ بین تیر
قتل کریشیا جو تو مجھ کو تو میری نش پر
خستہ کے ہاتھوں نہیں اٹھتا قدم صحرا میں آج
تیرا روزگار اور ایک بچہ مستطیل
یہ تپا ہو نامہ پر پیر اگر باشندہ ہوں میں
یوں کسکتا ہر طبیعت میں نقصان شعر
لفظ بسمل جا بسم اللہ تا تیرا سبق

ہوں سبق آنو قیس واسق و فراد کا
منہ ہوا حسرت نیلا سوسن آزاد کا
غل اوٹھا نوکے بے اک سار کہا د کا
چونچو ابا چون بہت تیری مداد کا
راست ہے آگے تیرا توبہ نہیں ششاد کا
خانہ زنجیر کا شہر جنون آباد کا
جس طرح غم ہو پیر کو ناخلف اولاد کا
تو نے مکتب ہی میں پہلے کیا استاد کا

کچنہ فرمایا کبھی مجھے بہت افسوس ہے
رہ گیا شتاق باقی آپ کے ارشاد کا

میں سو گلشن فردوس گزر کیا کرتا
دیکھتے تھے کہ شہر تھی یہ شر کیا کرتا
شہر ان میں جی ضروری میں فروغ
جان ان میں عاشق پر طعنہ زنی
آپ نے لطف آنسو جو نہ پوچھے ہوتے

بے رخ یا رخ گل پہ نظر کیا کرتا
گرا بل سر پہ ہوتی تو لبشر کیا کرتا
ہم ساری دس رخ روشن سی ٹمک کیا کرتا
دل تجھے دے چکا اب اور جگر کیا کرتا
دیکھتے پر یہ میرا دیدہ ترک کیا کرتا

<p>مرض عشق ابھی کسکو خبر کیا کرتا پی کے میں آب بقا شل خضر کیا کرتا آپ فرمائیے میں وصف کمر کیا کرتا نالہ اور اس سے کہیں بچ سکے اتر کیا کرتا نشست پر ہون مجھ پر لجا تا وہ پر کیا کرتا ایک دودم کی بسر برد کو گھر کیا کرتا فلک پر میرے ساتھ سفر کیا کرتا</p>	<p>سوتا کی تیرے عاشق کی بڑی خیر ہوئی حاصل ایست ابھی تک نہیں معلوم ہوا ہست ہنسیت کس دودم پہنچے جو دہی ہے شکاؤں شوخ نو چہا کہ یہ روتا کیوں چوڑا صیاد گلشن میں بہت خوب ہے تلف مہج حواش ہر جہان شل حباب بچد این بچوں ان بخت سنو ازل و طن</p>
---	--

جیتے جی جنسے ملاقات کی عیافتی
 سیری تربت پہ زیارت کو گذر کیا کرتا

روایت بابے عربی

<p>دل سے پہلو میں کبہ میناے شراب خون دل جام میں تہا لجاے شراب بنگیا پنبہ میناے شراب جان دیا ہے سیماے شراب</p>	<p>بسکہ ہے دل میں تمنائے شراب سبے تیرے حلقہ ماتم تھا دور ہر گز زخمون سے جو پہا ہا اوترا بطعہ ہر دور میں اوڑتی ہے یون</p>
--	---

زادہ ادیکہ تماشاے شراب	بارہ یہی پیر جوان ہوتا ہے
جام گل سیر ہے میناے شراب	یاخ سینا سب سے خوشی کا
مجھے اصلاً نہیں چاہئے شراب	بچے لیتا ہوں میں اس کے سام
درد سر ہو تو لیکن لائے شراب	بادہ کشت وہ ہر کج صندل کے خوش

کیون نہ ملاج ہو ساقی باقی
جام ہے کشتی دریائے شراب

ہائے خم ہائے سبو۔ ہائے شراب	کہہ رہا ہے دل شیدائے شراب
گر نہ صبا ہو تو لائے شراب	کو ساقی سے ادھر لائے شراب
گردن یار ہے میناے شراب	قیف گوش۔ آنکھیں مجھ پر ہیں جام
خاک میں ملے بنی لائے شراب	عاشق پیرن کی مٹی
کیا پئے شیخ نہ جو پاسے شراب	وہ ہونے نوش لے مے جسکو
کون کتا ہے نہیں پائے شراب	یہ تو چلتی ہے مری محفل میں

میں نے باقی جو اونڈیلی صبا
خندہ کرنے لگی میناے شراب

یون کہا میرا جب سنا مطلب	تیرے مطلب سے مجھ کو کیا مطلب
--------------------------	------------------------------

کیون جی کیون آپ کا ہوا مطلب
تو جفا کار میں وفا مطلب
وہ یہ بولا کہ تجھے کیا مطلب
گناہے یوں نعت میں حسا مطلب

جب دیا بوسہ کس مزو سے کہا
اے پری مجھ سے تجھے کیا ہونا ہ
جب کہا میں نے غیر اتنا ہے کیون
حیف ہم پاؤں تیرے چہو نہ پائیں

دل میں سیر بہے ہیں آبائی
آرزو و شوق یہ تھا مطلب

رویت بے فارسی

کب غیرت سے تھے مہربان آپ
خطا سمجھتے تھے مجھے کہاں آپ
اب خاک کرینگے امتحان آپ
غمزوں سے اور اہیں نشان آپ
کستے ہیں کمر کو کیون بیان آپ
اپنی نظروں سے ہوں نہان آپ
ہیں صورت شمع جہان آپ

پہلے مشہور تھے کہاں آپ
پیغام زبانی بھی نہ بھیجا
پیوند زمین تو ہو چکا ہوں
پے درپے تیرے مارتے ہیں
پتلی ہے کہیں نہ چچ میں آے
پائی نہ کبھی حقیقت اپنی
پر و انہ صفت وہاں جہان ہے

لبیل کا نہ پوچھیں آشیان آپ
وہ ناقہ نشین ہے ساربان آپ

پر ہونگے پڑے کسین چین مین
پر وہ مین ہے قیس کب سے لیل

پاس اے باقی ہو کیا جو دین نذر
حاضر ہے لین جو نقد جان آپ

دین تلے عربی

مجھ کو فادوست پر جہاں سے دوست
تیرا کوچہ ہے دل کشاں سے دوست
میرے اشکوں کا ماجراں سے دوست
تیری انگلیں مہن کیا بلاں سے دوست
غم سے ہوں شک کہہاں سے دوست
عشق ہے درد لاؤں سے دوست
ہوئے بیگانے آشناں سے دوست
سر تو سن جو تو چہاں سے دوست

دوست سے دشمنی کیا ہے دوست
تنگ ہے اور عرصہ عالم
تر ہو اسن کے ابر دریا بار
ترک مردم شکا رہین واللہ
تنکے چلتا ہوں منہ ہوا ہے زرد
تپ ہو زردون سے مڑا ہوں
میسے نفرت ہے دشمنوں سے ربط
ترکی ہو جائے گی تمام اپنی

افسرو تخت کیا کرے باقی

تیرے کوچہ کا ہے گڑا لٹے وست

روایت ثنائے ہندی

در شرکان کیان کلمے ہیں پٹ
گنوگٹ اوس ماہ کا گیا جاولٹ
میرزی نکمین ہیں یا کہ ہے پنکٹ
ڈر سے دامان کوہ جالے نہ پٹ
لے رفوگر نہ کر رفو چل ہٹ
جس طرح بانس پچھ ہے کوئی ٹٹ
خاک وہ سیر مڑکی سے تلچٹ
یاد آتی ہے جب وہ گرا ہٹ
جس بیابان سے شیر جالے پٹ

دوسے آنکھ سے ہو وہ چوٹ
ٹکڑے ٹکڑے جگہ ہے شل کتان
پتلیاں بہرتی رہتی ہیں آنسو
شوکرین باتا ہوں حشت میں
ٹانکے توڑیں گے زخم دل سوبا
اشک کا یون شرہ پہ ہے جلوہ
جس سے کرتا ہے تویم شیخ
سندھی سانپین میں ل سولیتا ہوں
وان قدم راہرد کا کیا ٹھہرے

ٹھگ ہیں زرا نہیں ہیں کب باقی
انے پڑ بکر نہیں کوئی نٹ کھٹ

روایت ثنائے مشائے

ثابت تو کرو جفا کے باعث	تغذیر دو پہر بتا کے باعث
ثانی نہیں نازنین تمہارا	یکتا ہو تم اس داکے باعث
ثالث ہو قریب تجھ میں مجھ میں	سرخ اس ناز کے باعث
اٹھان سے برا عصاب مجھے شیخ	دڑتا ہوں تری ریا کے باعث

شمیرہ یہ ملا کہ جان کوئی
باقی غم دلربا کے باعث

ردیف بیسم عربی

جو حسین بن علی و نین زور کی احتیاج	کب سر کوہر کے ہوئی انسر کی احتیاج
بب چا ہول سے چہ لے لار کی خبر	قاصد کی جستجو نہ کہوتر کی احتیاج
جنگل میں گرد باؤ لیتا ہوں کا خضر	محبسہ نور کو نہیں بہر کی احتیاج
و جان میں نے قامت جانان کے عشق میں	سے ڈھیر پر پی شاخ صنوبر کی احتیاج
جنت میں کیا کروں تیرے کوچے کو چوڑ کر	طوبے کی یان طلب سے نہ کوثر کی احتیاج
ہم شہر عشق سے مدین مست ہوں ہم	ساتھی کسی سے شیشہ و سائے کی احتیاج
شہر و قلعہ کے عالم نور اس قدر ہوا	مغل میں تھی شمع نور کی احتیاج

جنش نے اوش کے کیا کام ہی تمام
باقی نہیں رہی دم نجر کی احتیاج

رویف حیس فارسی

<p>طرہ ہوا اور اوس پہ سر پہ چماپے کا سہ گویا چشم تر پہ گیسو کے نہیں ہین چہرے پہ پہنچ پڑتے جاتے ہین پہنچ پہنچ ہون یاد تینگ کے اگر پہنچ کشتی کے یہاں نہ صاف کر پہنچ باتون مین سے اسکے سر پہنچ</p>	<p>پکڑی کا تھا خوب یوہن ہر پہنچ چپ جاتا ہے اسین مصحف رخ گنڈلی ماسے سے گنج پر سانپ دل سے مے صاف کیا ہو ذلف شہ غیر کوٹے کے کاٹ لوسر بولو اوہ جو ہم گتے شب وصل کیا زلف کا اعتبار باقی</p>
---	--

رویف حے حطی

<p>کہ جسکے سنا متا ہے سہا کی طرح ابھی یہ رخ نکلیا گی ہو اکی طرح</p>	<p>حسین نہیں کوئی اس شوخ کر باطرح جہاٹ نہیں اعتبار اس تن کا</p>
---	---

حصول کا حقیق نہیں مقلد کو
جہاں شرم سے پروہ گیا ز مٹے کا
جہاں تارہ بلیگی مریض حبران کو
سو جو ہرین مردوست ہرین جگر عالم

عصا میں طاق قمار کب سے پا کی طرح
کبھی نہ بت نہ کہائی یا خدا کی طرح
جو ایک غنایت کرو دو کی طرح
رقیب ہو گئے بگائے آشنا کی طرح

حریص کی نہیں نیا بین قدر کچھ باقی
کمان گس کی انضیلت پئی تھا کی طرح

ردیف نام مجسمہ

خوبی حسن میں کیتا ہے وہ رخ
ختم ہے او سپہ صفائی دیکھو
خط نہیں رو کتابی کے گرد
خوب شطاط نے آرائش کی
خیرہ ہوتی ہیں نگاہیں کیا کیا
خواب بین بھی بند ہاں کے خیال

چشم بد دور تماشا ہے وہ رخ
آئینہ سے بھی صفا ہے وہ رخ
دیکھو قرآن محشا ہے وہ رخ
حسن افشان کے مٹلا ہے وہ رخ
مہربان نور کا بچا ہے وہ رخ
روز و شب آنکھوں میں تھا ہے وہ رخ

خلدین دیکھی نہ عورائے کبھی

جس کو باقی نظر آتا ہے وہ بخ

رویت دال مہملہ

وام سے چوکہ آئی ہے بہار اے صیاد دووی بانج سی پونچا ہوں لک کے قریب واو کو دنگلی پونچا کوئی تیر ہاتھوں دیکھنے سیر حسن کی جو گیا قیہ رہوا دست پر وہ شاخ گل وریاں بہن مین دل پر دماغ کو مین تختہ لاکہ بجا پھونک مین بہی تیر قفس فو لادی	مشت کے لیو اب مجھ کو نہ مارے صیاد ہجر ہو گل کے سیر دل مین بین خارا صیاد گو خدا دل نے کیوں نالے ہزارا صیاد شوق گل ہی نے کیا ہو چار اے صیاد کب سے کنبہ پہ ہو مجھ کو قرار اے صیاد ہو مجھے کنبہ قفس ہی مین بہار اے صیاد سو دل سے جو گل آ مین شرار اے صیاد
---	---

دم ہر باقی ابھی جیتا ہوں جو ہو قسمت سے
ایک دم صحن گلستان مین گزارا صیاد

رویت دال ہندی

ڈر کیا وہاں جو زور پہ پیا رکا گمنڈ
یاں رہی ہے اپنے دل زار کا گمنڈ

دُستِ بہانِ جوشِ کاشِ کافانِ ہوشِ
 والی چو گلِ آج ہو گلِ ہوشِ خاک
 دُستِ بہ ہولِ جانیگا پہرِ بل نہ کما نیگا
 دُستِ کیون نہی نکالتے ہو چہرِ چاڑکی
 دُستِ بہنِ آج شہرِ شیرِ شمع و ارگرم

کھجائے دمِ مینِ امیرِ گہ پارِ گہ گہ
 دودِ جِ باغِ دہرِ مینِ روارِ گہ گہ
 کوئے کی تہے زلفِ سیاہِ گہ گہ
 سہ اندون کپہ اور ہی گہ گہ
 سہ چمکے دھتِ تہا ترسا گہ گہ

باقی جو اوسکے دیدہ واپرد کو دیکھے
 پہرِ ترکہ کو نہ ہو کیسی تلوار کا گہ گہ

رویتِ ذالِ معجمہ

ذکرِ حیرانِ جینِ مینِ نے اوسے لکھا تھا
 فوقِ ہرِ جہ کو کبوتر کے اوڑا لے گا
 خون کرنا جو نتا آزدون کا میری
 سِخِ دہنِ جہرِ قاتل کا قیاس کیے دن
 ذکرِ لکھا ہو جو افشانِ جبین کا تیری
 ڈالے مہرِ نین بہے تہے مہرِ وفا

نورِ قاصد سے ملا اور نہ دیکھا کاغذ
 اس لیے پہاڑ کے بہرِ ستاؤڑا کاغذ
 سِخِ کیون مجھ کو پھرس شوخِ شہیجا کاغذ
 دہی خضرِ ہردی ہی ہرِ میرِ خون کا کاغذ
 چاہیے صفحہ دیوان کا سلا کاغذ
 گذرا ایک ماہ کہ آیا نین تیرا کاغذ

سرمہی پئی ننگاروں میں مجھ کو نصیب	مے اعمال کا ہوتا نہیں کالا کاغذ
والتہ نہ کاتہ بدلا نہ گئی تپ غم کی	گو کہ تیرے نہ ہونے بازو پہ بند ہایا کاغذ

خوف بآئی تجھے عیاں ہو کیوں دہر حیم
جینے رہنے کے اعمال کا کالا کاغذ

رزقیت کے مسئلہ

روان ہوا ہے مے آہ کا دیوان سر پہ	نہیں ہے ابنِ خنجر یہ آسمان سر پہ
رندِ زینج تیری شمع سو شالِ سروست	دہن میں تیر زبان و سکر ہر زبان سر پہ
رولایا ہجر نے اک بحرِ حسن کے ایسا	کہ اپنے اشک کا دریا ہوا روان سر پہ
رہ گیا عالم اسباب کا میں اسباب	کوئی اوٹھا کے نہ لیجا گیا مکان سر پہ
خیالِ ابر و قاتل کیا جو وقت میں	پہنچ گئی دہنِ ششیرِ صفہاں سر پہ
چمن میں غنچہ نگلِ ماتھے پانوں پہ لائیں	ہر ایک وقت کٹہری ہتی ہو خزان سر پہ
ریاضیِ قلع سے بیزار ہیں جو ہیں آزاد	عمامہ بھی مجھ کو ایک لوجہ ہے گران سر پہ
رضا و محبہ کہ بیٹھیں چمن میں کیوں بہاں	کٹہریٰ فی حوالے باغبانِ خزان سر پہ
رہا مجھے نہ کر گیا تو دیکھ لے صیاد	میں شہر کر کے اوٹھا لوں گا آسمان سر پہ

کے نہیں تو بہلا آج کیوں لیے معمول سلام کو نہ رکھا ہاتھ مہربان سر پر

رکونہ خون کو خورشیدِ حشر کے باقی

رہیگا حیدر کرار کا نشان سر پر

رفیقو جان سچی میں نے کسکے دوش پر
وہ بکھرنی لے لے گیا ہمارا وس کے چوٹن
دُرِ گوشِ صنم سے کامل چپان لہتی ہے
ہمارا اور ہی محبوب کچھ نہ نہیں ہیں ہم
کمان تک ہم جراح کافی ہو بہلا یار
سمن رخِ غنچہ لب شاد و قامتِ بنبرہ خطِ لہو
ہوئی برباد مٹی خاکسارانِ محبت کی
تیسے پر تو محفل میں سے شبِ روشنی دن کی
اوڑتا نشانہ وہ کمان ابرو جو پڑے
پہرے دگن بیان پہاڑ کو گوشِ گل سے
محبتِ سخی جان کو سخت جان ہو زمانہ میں
اوس کی شیم سے ہو ساغرِ مودیدہ پر خون

کہ جلتی شمع شعلہ طور کا ہو سیکے مدفن پر
گستاگنگو رہ چائی ہو عجب صورت گلشن پر
نہ کیا ہو تو دیکھ لیلِ لیلیٰ مار کا سن پر
پہلے ہوں چوکی ہو تو لوں کے رنگِ غنچ پر
کہ نوا و دھن ل میں اوزن داغِ ہین تن پر
بہارِ حسن نے تجھ کو فضیلت دے دی گلشن پر
کہ آج اوشک کو پہر تھمے ہو نہ تو کاتون پر
قبالتن سے پائیاناوس سے بہ شمعِ روشنی پر
تو دل کتا ہو جان باکج اوس ناوکِ افکار پر
کہ عالم دہن گلچین کا جو حشر لے داسن پر
نہیں عاشق کوئی جز شکِ مفاطیس آہن پر
صاحی لڑکلا حسرت سے کھانا کی گزرت

نہ دن کو چین آتا ہر نہ شب کو نیند آتی ہے
فراق دوست کی آفت پر باقی نہ دشمن پر

کیا فقط دل چاک ہو برہین قبائے یار پر
ہو سو ادھ کاٹاں اوس صفحہ رخسار پر
سب بے مقصود چشم و زلف خط و خال یار پر
چشم گریان طعنہ زن سے قلم زم زحار پر
غیر کائنات نے پایا اپنی آنکھوں میں خیال
گر نہیں ہے آتش یا قوت سر پیدا ہواں
دیکھتے ہیں اے کوشتاق چپ چپ کے تہمین
میں نے رو رو کر رولایا ابرو دریا بار بار
ہوئی ہر خوشی و شوق سے روشن مثل شمع
ہم تو اوجرتی کر کشمیر پر صدق گوئی

پہچ کما تہی جان بہی قالب میں ہر دستار پر
حاشیہ لکھا ہوا ہے سطح الانوار پر
سیکڑوں نے جان کوئی لہو نہیں دھار پر
اشک طوفان نے مارا ابرو کو دھار پر
طعنہ زن ترکان رہن خار بر لوار پر
کیا ہو یہ رنگ مہی لعل لب دلدار پر
چو گر گئے ہیں تہا رمی و لہت یار پر
تسے ہنس نہ گراؤں بچلیاں گلزار پر
عیب چین گر کہی نگلی سیر اشعار پر
مولوی جامی ہیں بخش سبھ الامبار پر

ذکر لعل و فکر رخسار علیحہ یار سے

رات بہر چہر کا نمک باقی دل افکار پر

چاندنی ہو لوٹ گویا سبز گلزار پر

پرتو عارض سے کیا رونق ہو خط یار پر

چار سو سے ہر سو جو خط لب و لہزار پر
 شوق سے کترے سے صیاد و چار پر
 حلقہ خط میں نیاں بچہ بچہ لطف سے
 عاشقان لہکے دل کیوں آئیں چچ میں
 اوس کہاں پر تو تیرے کائے میں کہ ہے
 مثل ہوئی یہ حق برتن پیدا کر کہیں
 موتی کے پھول کی طرح گونج رہی ہنس میں
 وہ بکری میں چلانی ہو میری آہد سو
 جسکو دیکھا اوٹھ کر گئے پایا مینوشی کو
 ہوں میں ہ آوارہ وحشت کوہ دشت میں
 خط کے دھو میں دل چاہے نندان میں گرا

شام والوں کی چڑھائی ہوئی تھک رہی
 طاقت پرواز کب سے میں کا رہا رہا
 نقطہ پر کار کی پستی سے غافل رہا رہا
 طرہ ہو سرچ کی درجہ ہنر سے تار رہا
 سخت جانی کا میری شکوالب سو فار رہا
 طور کا جلوہ نظر آتا ہے ہر گہرا رہا
 زہراپ کہ نا پڑا اس کوڑیا لے رہا رہا
 مر رہا ہوں میں کیسے موتیوں کے مار رہا
 کیوں سو سجد کی پستی غمانہ نما رہا
 پانوں کے چالوں کا شکوہ ہوا زہرا رہا
 سچ ہی یہ ہو چکا ہے ہر اد کا چہرہ رہا

مجھے باقی حال میری تیرہ بختی کا پوچھو
 چاندنی ہی رات کو آتی نہیں دیوار پر

محبوب و رہین مگر ایسی سہ کمر
 بارگراں لہکے ہوتی سو خم کمر

لے بہت تھادی سہ بختی وہ تم کمر
 جھکتے ہیں کب کیسی تنہا کے لیے

<p>راہ بقا جوں بہن تو راہ عدم کم اوسکا ہر ہم شبیہ نہ ہر سہرہ ہم کم سہنزع میں ہی ماؤ مجھ و جہد کم پکی زمین پہ اوسنے رکھا جب قدم کم اسی کہی لکھے نہ تیرا قوسلم کم دیکھی نہیں جہنشتہ یقین اوس کی ہم کم</p>	<p>ہیں جیتے مئے عشق میں اؤنگو تمام لوگ کیونکر کون میں سر و چہن کو قد نگار جاتا ہوں بہن عدم کو خیال کم کوساتہ اندر سے ہنار کی کہ ہے دوشیزا قطع راہ باقی دربار میری نازک کم کو ویکہ عشق کی طرح ساری ہندائی میں نام ہو</p>
--	--

باقی نہ بال ہے نہ رگ گل شہنچہ خیال
 ان شاعروں کی ہاتھ سے ہے شہنچہ کم

روایت نئے سچمہ

<p>کلام اور نہیں مجھ کو لا کلام غریز تجھے کو کتنی میں عالم کو خاص عام غریز بہت ہر ندون کی مجھ کو یہ ہوم دہام غریز قفس پسند ہے صیاد اور دہام غریز میں روئند ہوں مجھ کو ہر درد دہام غریز</p>	<p>زبان کی میری قسط ہے ترا ہی نام غریز زمانہ سب تجھے بکتا ہے پوسٹ ثانی زمانہ سنی میں کرتے ہیں کچھ عجیب ہی ہمار میں جو مجھ کو ملا ہے مزا اسیری کا زلال نوشی مبارک بخان کو ہو ساتی</p>
--	--

زمین ملک خشن مین بنائیں میرا مزار	کہ ہے کیسی مجھے زلف مشکفام غریز
زیادہ کتب ہی قمار ہو کبک کی چال	تیسے خرام سے کیا اوسکا ہو خرام غریز
زبون بحر حال مرا ہجر مین تھے ظالم	بس ایسے جینے سے ہو موت کا پیام غریز

زوال مین نہیں باقی کوئی کس کا شریک
رفیق - دوست - پسر - اقربا - غلام - غریز

رویت سین مہملہ

کرتا نہیں مفلس کا کوئی ناکس کس پاس	دس پاس ہیں اپنی ہر شے جو ہوں س پاس
سہ سونہا مجھے غم مشوق مین سسکے	فریاد سہ لکے جو دو چار برس پاس
حال اپنا گلوں تکوین ڈسے لیکین	سین لکے کین - بانج ہو دو اور نفس پاس
جہہ کس میر پاس وہ آتا نہیں کافر	اتنی نہیں پائی آپ میں آنکی ہو س پاس
بہشم شکوہ کرتے ہیں تو سنتا نہیں کوئی	کرتا ہو دی تیر ک کا ہر ناکس کس پاس

سید کو ہوج طبع سے کیا ربط کہ باقی
تیر آکے کان مین رہا ایک نفس پاس

رویت سین معجمہ

<p>کب گلون کی بہار پر ہوں غش جگر دعا غدا پر ہوں غش بخت بیدار خار پر ہوں غش ساقیا میں خمار پر ہوں غش اپنے مُشتِ غبار پر ہوں غش بوسہ لعل یار پر ہوں غش</p>	<p>شاہدِ گلِ غدا پر ہوں غش سیر کیا لالہ زار کی دیکھوں شام سے صبح تک ہے گل کے قریب شراب ہے بدولت اس کے نصیب شہ سواروں کا چہو لیا دامن شربتِ قند خوش گوار نہیں</p>
---	---

شاد ہوں اوس کے لطف سے باقی
ساقی غمگسار پر ہوں غش

رویتِ صادمہ

<p>غم گل تو خیر و تباہی سبیل علی الخصوص کرتا ہے قتل اوس کا تلافی علی الخصوص نالان میں مرغِ باغِ پیل علی الخصوص زہد و صلا و صوم و توکل علی الخصوص بے رنگ ہو گیا چمن گل علی الخصوص</p>	<p>رخِ ہر پسند بہاتی کج کل علی الخصوص گو مارتا ہے اپنی اداسی وہ خلق کو جس کا فصل گل میں تیر دست جو ہے انسان کو پہانتے ہیں دیکھ دوامین صوت کو و سکی دیکھ فصل بہار میں</p>
--	--

صدق ہزار ہو بہین عاشق کی جان پر | کتاب ہو جب دہشوخ تجا بل علی الخصوص

صدق و صفایں دعویٰ باطل کرین ہزار
باقی کو ہر تجھی سو تو شل علی الخصوص

رویت ضا و معجمہ

ہمیشہ پھول سے مطلب نگہستان سے عرض	جو ہر تو یار یا ایک کے مکان سے عرض
جگہ مئی لگل میں چوٹی ہو اکھیاد	نفس سے کام ہر مجھ کو آشیان سے عرض
جمانہ رنگ تعلق ریاض عالم میں	ہر کو طرح کلب او کو مکان سے عرض
خیامی مہر رخ یار یا یک نمکس افکن	کسے ہر لعلہ خورشید آسمان سے عرض
خز سونچ ہے مجھ کو نفع سو راحت	میں عشق باز ہوں کیا مجھ کو دجائن عرض

ضد ایسی کہ تہہ بہ تہہ بات میں ہو باقی
اگر ہے اند کو مئے دل کے امتحان سے عرض

رویت طے مملہ

نور دلدار سے خبر ہے شرط	نور ہر شک سے نظر ہے شرط
-------------------------	-------------------------

میر حنا کا طرز اولیا تو ہے	پرسن لے عنذ لیب شے شرط
طاقت اب کیا جو مجھے منکر ہوں	قول پر قول شرط پر ہے شرط
طرز یار سے میں ڈرتا ہوں	ایسے طرار سے حد ہے شرط
طرز رستہ ہے عشق بازی کا	اس گزر گاہ میں گزے ہے شرط
طالب دلبران نور نثار	دل کے دینے کو بھی جگہ ہے شرط

طور بے طور ہے تیرا باقی
اوس ستمگار کو خبر ہے شرط

ردیف خطائے معجزہ

دلبر جو تماشب کو مجھے کچھ نہ ملاحظہ	اگر شمع نہ ہو ہو دل پر وہ نہ کو کیا خط
ظہر آنے کا وعدہ تماشا تک بھی آئے	شاید وہ اور اہلین کہیں ہر خدا خط
نور زرخ پر نور و سوا خط رنخ سے	دو تماشب تماشب میں عاشق کو ملاحظہ
ظرف اپنا خرم و نہی یاد کہیں باقی	اک جام سے کیا خاک لے ہم کو بہلا خط

ظاہر ہے کہ جب یار نہو خاک ہو آرام
باقی وہ سیریاں جو بیٹیا تو اوشا خط

روایت عین مہملہ

ہو تو پوچھی گی کیسے رخ کو شمع
دیکھہ روشن ہو کیا لب جو شمع
جلتی ہے سرکھاتی سنہ گو شمع
رخ جانان کے روبرو او شمع
کل تھی بالین پر میری جو شمع
اُنکے رخ کو کہیں سخن گو شمع
کیسی جلتی ہے دیکھئے تو شمع
سرکھا کر کھڑی ہے دیکھو شمع
تیرے عاشق کی سکی ہو خوشم

منہ ہمین اوسکے روبرو ہو شمع
عکس عارض ہے دیدہ تر میں
عشق بازون سے کیا برابر ہو
عبث اتنی نہ گرمیاں دکھلا
عبرت افزا وہی ہے قبر پہ آج
کیسا اندھیر ہے خدا کی نپاہ
کاٹ کر سر پہیہ تجھ سے کتے ہیں
عاشقِ کامل اسکو کتنے ہیں
عرق آلودہ ہو کے بہتی ہے

عاشقون کی طرح سے اے باقی
صبح کرتی ہے بڑے شب کو شمع

روایت غین مجملہ

تو جو ہو پاس تو کیونکر مکر و نڈھ چرائے
 ہونہ کیوں پرودہ فانوس میں چرائے
 نہیں سوئے کما نیگا جنین طبع چرائے
 خود پتی دانہ ہوا آپ ہی شہو چرائے
 بار پائی تیری خلوت میں ستور چرائے
 سوز دل کاسے کر کے کہنی کو چرائے
 تیرے آتی ہی ہوا رات کو ستور چرائے
 ہاتھ وہ طاق ہوا ساغر بلور چرائے
 لاکھ پر نور ہو دیکھے نہ مگر کور چرائے

غیر ترخ سے ہو آتیر سے بے نور چرائے
 غرق ہو جس قشرم میں تیرخ سے
 خوش کما میں گے کبھی لب بیدار تیرے
 غور کر عاشق و معشوق میں ایک ہی نور
 ہم جلیں آتش فتنہ سے مگر صد فوس
 ہوس تنی ہو کہ آتش تیری محفل میں
 غل مجاہد کہ ہوئی صبح یہ نکلا نور شید
 شب سطر جہری آگ و آتش رنگ
 غیر کی نظرون میں کہ جس تیرا پاک فروغ

کالے کما تے ہین غم ہجر صنم میں باقی

شمع سیائے ستارے شب بے یجر چرائے

رویت فائے مجسمہ

بلبل پکارتی رہی گلزار کی طرف
 ہر دم نظر جو پرتی ہو تلوار کی طرف

فریاد کیجے کو چہ دلدار کی طرف
 فریاد کیجے کہ قتل کاسے ہو آج قصد

فانوس میں چراغ کو ایسا لکان فروغ قتائی جسے کبھی ہوا وس چشم شعخ کی فرقت میں گل کی لیل شیا چمن میں آن قوارچہ چو تہو ہین مژہ سے سرشک کے فاقہ قبول منت دنیا نہیں قبول فرط ہجوم خلق سہو ہون بند راسترو فزاو کی وہ تیشہ زنی کا بندہ خیال فصل بہار آئی ہے صیا و چوڑے	دیکھو تو او اسکے برقع و خسار کی طرف دیکھو کہی نہ نرگس بیمار کی طرف حسرت سود کیتا ہر بہت خار کی طرف دیکھو تو میری چشم گہر بار کی طرف سگ ہو تو میل ہو او مردار کی طرف وہ رشک یوسف آج بازار کی طرف سرین نے پھوڑا دیکھ کے گسار کی طرف یا لیکے چل قفس ہی گلزار کی طرف
--	---

فرسے روز حشر سو باقی میں کیوں درون
غفار ہو گا مجھے گنگار کی طرف

ردیف قاف مجملہ

قیدی ہی ہمارے گریہ کاشتاق قدراپنی بڑا ہنسے کیسے نہ بڑہیگی قاصر ہی ہی رگری کچھ نہ دکھائی	پابند ہو زنجیر میں زنجیر کا مشتاق تعلیم کا طالب ہو نہ تو قید کا مشتاق اے آہ رہا میں تیری تاثیر کا مشتاق
---	---

قمری کی طرح تھی ہمیں تازہ سیر
قاتل نہ پینے کے کبھی ہم آبِ بقا کو
قدرت نہیں جہلِ دمِ نظارہ کبھی آنکھ
قرآن شریف اپنا ہودہ رو کتابی
شبکو مجھے قداوسکا نظر خواب میں آیا
قاصدِ مہینے ہر کے سنو گئی اسے سو باہر
قانع ہونے کشتہ مجھے کیا حرص کر لیگی

تہا اپنا گلو طوق گلو گیر کا شتاق
حلق اپنا ہوا آبِ شمشیر کا شتاق
تصویر بنا ہوتیری تصویر کا شتاق
خطا گروہی دیکھو جو ہونے کا شتاق
اس سخت بلندی کی توجہ کا شتاق
ہوں یا کہ پیغام کی تقریر کا شتاق
شایق ہوں زرا کا نہ ہوں اگر کس کا شتاق

قربان ہونے میں کس کس کا باقی
سینہ سے مرا شل بدن تیرا شتاق

روایت کاف عربی

سوزِ فرقت سو ہو پڑے پڑے پر آبِ خشک
خوابِ بول میں نہیں آنکھوں میں آنسو کیا رہیں
کیونکہ کانٹے کی طرح حسرتِ سو کوئی ندیب
یا عصا یا شانہ یا تسبیح یا مسواک ہے

جس طرح سر گرمی گرا ہوا تالابِ خشک
کبھی تالابِ آبِ شمشیر ہو جولا ب خشک
پہر خزان فی و ہر پر ہر گل شاو آبِ خشک
زادہ ان خشک کا ہر سبب اسبابِ خشک

<p>خشک تر کا فرق ہو کیا خاک نسبت دیکھیے ایسی کمی بندگی سو آپ کے کیا فائدہ سنبھل تہ ہن تیری لعلین خوشبو سو بہری او سکارو کہاں میں سے ہو ظاہر دیکھیے عاشق لب میٹھیے کو مرض سے حال ہے شہر شیریں میں میں سے یہ بوسہ ہو تو کیا نغمہ تر کہ سنائیگا مجھے وغنہ سنج</p>	<p>لب تر خرم تو رہیں مہر و غناب خشک کترین کہنک بجا لایا کرو آداب خشک جسکی حسرت ہو اہو خون مشک ناب خشک لایا ہو قاصد جواب نامہ ہوا القاب خشک دروین جسم کا شکر ہو اگر پیشاب خشک قند پارہ بتا رہو توئی ہو جھوٹا لب خشک خشکی غم سے ہوں نائندہ رگ مضرب خشک</p>
--	--

نام کو جوش یوست تھے ہی باقی نہیں
 اشک کے قطرہ میں ہے شل گو آہ لب خشک

<p>کمر او کی نہیں آتی نظر تک کمان برو کی خم ہونے نہ پائی رہا کرتے ہو عجیب و غریب مکان میں کہ چارون تیری محفل سے باہر کوئی ہم تم سا وقت کی شب میں کیسی خیر و شر سے کیا ہمیں کام</p>	<p>نظر اپنی نہیں جاتی کمر تک کہ سپو نچا تیر شرکان کا جگر تک کہ ہی آؤ تو اس بند کو گھر تک بزرگ شمع گوکٹ جالے ستر تک فقط اک شمع رویا کی ستر تک نہیں کہتے ہم اپنی ہی خبر تک</p>
---	---

کہا یہ سیڑھی عاشق کی حالت کہ ہوش آنا نہیں مود و پھر تک

کیا صیت و ظالم نے گرفتار
نہیں نکلتے تو باقی ہاں پر تک

رویت کاف فارسی

گر دیکھتے تیرے شباب کا رنگ	بڑھو کے اوڑھے گلاب کا رنگ
ہو عکس فلک جو آنکھ میں رُخ	ساغر میں ہے آفتاب کا رنگ
کیا دینا دے سکے لبوں کے تشبیہ	سرخ آنا نہیں شراب کا رنگ
اگر داب ہے گردش زمانہ	اور ہستی میں ہے جہاں کا رنگ
گو ہر پڑے آب تر نہ کیوں ہو	دندان میں ہے اوکی آب کا رنگ
اگر مئی و س رُخ کی شمع میں ہے	فانوس میں ہے نقاب کا رنگ
گہنگرو کی نہ لہیں تیرے کافر	ہے زمزمہ رباب کا رنگ
گو یا کہ سب سے بڑا رنگ زاہد	ڈاڑھی میں ہے رخسار کا رنگ

اوس ماہ کو پہونچے کیا وہ باقی
پہنکا ہے ماہتاب کا رنگ

تیرے ہی تو اس کا گمان نیا رنگ
 تیرے لباس سرخ سے ہی کیا مناسبت
 کیا رنگ پوچھتا ہوں تم ہو رہا ہوں رد
 تکلیف ہو سہا سہا کو کس منہ سے دیکھیے
 اس کی سنی پان لہو نڈاں گانگ رنگ دیکھ
 ہر کوئی لگا کر دہشتوق سرخ پوش
 رومال گاہ سرخ ہو دامن ہو گاہ سرخ
 کرتا ہو ایسا لالہ سرخ کو جامِ مے
 افسوس وہ ہر سگستے نہیں ہیں ایک
 آتے ہی خط کے حسن رخ یار اوڑ گیا

یوں گل ہزار جمع کرے ہو ہزار رنگ
 اے گل قبالہ کا ہو داغدار رنگ
 دردِ غم نہانی سے ہو آشکار رنگ
 ہو جس کے رخ پہ فطرزِ اکسب بار رنگ
 یہ چار ایک جا پہ دکھا تو دین چار رنگ
 شل گلال پا جو اپنا غبار رنگ
 کیا کیا دکھا رہی مجھے چشم زار رنگ
 دیتا ہو جیسے باغ کو ابر بہار رنگ
 اور یکدم مین ل کر یہاں بہار رنگ
 اس حسنِ عارضی کا نہیں پایدار رنگ

باقی ہے جگہ سفید اشکِ سرخ سے
 اے چشم پرہیز کا مرے تار تار رنگ

روایت لام مہملہ

لاکون ہی لہن جج مکرل متصل

پیکانِ نین بہنِ سنیو قاتل ششصل

لب شکر لب سینے سے سینہ ملا کہنی
 ڈھلے اتنی ہستی سے ناتہ کو ساربان
 لشکر چڑھے شام کا قندار کی طرف
 بہو خیمگان گور کو سنگین لون کی یاد
 اکی ہوش کر یہ ہر دانہ قریب دم
 آغوش اپنی کون گرم شمع وار
 لودا جودل اندر کو تو ترپا ادھر جگر
 لوگ بھلاں پھر نہیں کہ تکرار اتصال

صدیف ایک دم نہ رہو مل کے متصل
 مجنون ہی تو آنے و حمل کے متصل
 کتب ہر کو جو شامل کے متصل
 سل ایک در سینہ چسل کے متصل
 امونع دل یہ لطف نہیں کہ متصل
 آنو نپا کین ہم تری شغل کے متصل
 گنائے بقیرا ہو گائل کے متصل
 ناقص نہیں ہا کہی گائل کے متصل

مکتوب سے بحر خرم کو ہرین باقی ہرین پلاک
 بارہا کشتی پہونچی ہو ساحل کے متصل

رویف بیہ حملہ

سیان خلق ہین پرہین کسان ہم
 ہین شاید و سچ می دے وہان ہم
 ملے کا خضر کو اپنا پتا کب

ہوئے ہین آسمان تیر میاں ہم
 جو یوں نظروں کے رہو ہین نہان ہم
 روان ہین صورت ریگ دان ہم

محبّت میں ہوئے رسولے عالم نئے صدمے اسے دیتے رہیں گے سکان اہل کو جاتے ہیں لے چرخ مجال ب کیا جو ہمے چرب گو ہو سبارک شیخ صاحب کو عمامہ معین ہر ہمارا رزق ازل سے مقدر نے وہیں کنپیا لگایا میسر فیض صاحب سے ہیں استاد	جہان ہنستا ہوتے ہیں جہان ہم ابھی دل کا کرین گے امتحان ہم تر کو گھر میں تھے وہ دن میمان ہم تیرے آشیخ کاٹیں گے زبان ہم اوٹھا ہیں گے نہ یہ بار گران ہم ترے ممنون نہیں آ آسمان ہم جہان ہنستا ہے چہن میں باغبان ہم دکڑے جائیں کہیں ہندوستان ہم
---	--

مقام اپنا سو باقی ۔ بے مقامی
سکان رکھتے نہیں جز لا مکان ہم

لطف و صلت کیس کو کیا معلوم کچھ نہ کچھ اوس کو ہو گیا معلوم ہیں جب در و دل کہا بولے ہیں پوچھا جو آپ کے ہو کر سہا ہی ابتدا سو یہ غم ہے	لذت اس چیز کی جو نامعلوم ورنہ یہ بات اوس کو کیا معلوم بس جی بس چپ ہو ہو نامعلوم ہنسکے بولا وہ بت خدا معلوم اس محبت کی انتہا معلوم
---	---

اے بولین گے ہم بلا حساب اگر ہو آپ کو برا معلوم

کس ہر دے پہ واکھ دون باقی

اوس جفا کا رستہ وقفا معلوم

تو شیریں سلسلہ کنفی انہ رسالت ہم

کشتی ہو اب چوڑی تر بننا پڑیو آ ہم

کتنے مہینے حینان کی جفا سہو ہم

لکھ تھا کو جائیں ملک ف سے ہم

شہر مند ہوئے جزنگ رخ ہو ہم

ہماؤ میں گل کے جیساں شبنم کہاں

جب چاہیں جھکا گریبان میں یکہ سین

دریا موج موج سے دریا نہیں الگ

مٹھی مٹی ہلی بدھیا سے کہ رکھو

بٹھے ہیں وکھ سائیہ دیوار کے تلے

اور دل پیچہ رہیں بلامین ملے ہم

سبک نامہ خدا ہیں لیتے خدا سے ہم

والفہ مقدر نہیں تے قضا سے ہم

دون میں کوچ کر رہیں اس سر ہم

عید ہے فتح چہ نہیں چمک کر ہے ہم

تشیہ کیا جگے دینا وکی قبا سے ہم

کیون پوچھو پھرین سے و شمس سے ہم

ہے جدا نہیں خدا اور خدا سے ہم

کر دین مقابلہ کسی نقش پا سے ہم

منت دشائیں کس لیے ظلم سے ہم

باقی در نہیں رہیں تن بدن کا ہوش

کیا ہو گئے ہیں عشق حینان میں کیلے ہم

روایت نون معجمہ

<p>سے تیغ آبدار سپہ چین حسین نہیں جامی میں گل کے حبیب نہیں ستین نہیں وہ بھی فی سکاچ کہ حسین بکین نہیں دم کو نہ لہروں کا دم و اسپہین نہیں تو بڑی ہر گاہ کہ گراں گاہ فدا نہیں وکیہ کہ شمع نہیں مینا تیر نہیں سیر و فغان ہے سے اند و لکین نہیں یہ ننگ ہو کہ نام کے قابل لکین نہیں چارم فلک ہو کوی تباہ گزین نہیں نا سودل میں پنوم از ورتین نہیں</p>	<p>ناوک کا تیر ہے نگر خشکین نہیں نازک بن تباہ تری ایسا نہایت نور جمال یا ہے دل میں روشنی نقشہ رخسار کا ترغی قوت میں روز و شب نطق از کما کو کہ وال بر اثبات کسیہ نادان نہیں ہر رخسار و فدا کی طرح نائل ہے بابل شید اکرے ہزار نادم ہوا ہون ل ہے جو کدو کا نام یا نقش قدم ہر نام خدا رشک آفتاب نزدیک مکتا ہون میں اس سے جمال یا</p>
---	---

نیک و بد زمانہ سے باقی کس ہے کام
یاں ربط و دست سے نہیں دشمن کی نہیں

چمکے گلوں کے غنچے بولتا چمن میں
کیوں جان نہیں سخن کی گل سے دہن میں

<p> ہوتی نہیں کیا باں فانوس شمع میں یوں رخ پر نہ آجہ امی جان لب رسا کو چوڑو عشق رخ صنم میں چکر میں باؤ نور میں چاکل نس سے بھگو سیر چمن بسم ہے چھتے نہیں کسیدم۔ پانہ زلف جانان دندان لب تمہارا گرد گیتے تو چھتے بچیں لب مشکبو کی خوشبو اگر سنگھائے </p>	<p> روشن ہے جسم تیرا جس طرح پیر میں اچھا نہیں ہے آنا اس پتہ کا گمن میں ویش ہو رہا ہو۔ انکو سفر وطن میں کیا غم جو آشیانہ یں نہیں چمن میں گردن پیئی لاکھوں کی اک سن میں لعل ختن ختن میں رعدن میں نکسیر ہوؤں کی۔ پھوؤں ختن میں </p>
--	--

شاگرد ہو جو باقی استاد شاعران کے
 ثانی تمہارا کوئی باقی نہیں دکن میں

<p> بوڑا دس لب کے لیا کرتا ہوں سجدہ کرتا ہوں تمہارا آگے حبیب دامن تری فرقت میں ہوں سیہ بخت مگر سر نہ منط آگ تیا ہوں جگر کو دل سے تیرے رخسارہ نگین کی ثنا </p>	<p> مرض دل کی دوا کرتا ہوں لے بے بتو تمکو خدا کرتا ہوں تار سے تار جدا کرتا ہوں اوسکی آنکھوں میں رہا کرتا ہوں حق ہمایہ داکرتا ہوں ورق گل پہ لکھا کرتا ہوں </p>
--	--

ش کی طرح جلا کرتا ہوں
 سب پر دبا ل اڑا کرتا ہوں
 پانوں پر پاؤں کھاتا ہوں
 میں سبچا یاد کیا کرتا ہوں

سبچے پر دہنیں پر دہاں اڑاں
 طایر گنگ خاکی مانند
 جاوہ عشق میں رہتا ہوں
 تو نے مجھ کو جو بھلا یا تو کہتا

ہم سے کیونکر کوئی افسانہ عشق
 شعر باقی کے سنا کرتا ہوں

گل شادا بک پہ لہو چہن پانی میں
 آگ کی طرح سر پیدا ہو جلن پانی میں
 دُوب جاتا ہی صحر آختن پانی میں
 نظر آتا ہو مجھے چاند گن پانی میں
 شکر نیسے ن ابھی نل پانی میں
 گر کھلے کا کل رچ چو شکن پانی میں
 مجھ سے پیڑ لڑو شفق من پانی میں
 دُوب جائیگا بیک چشم زدن پانی میں
 جیسے بیٹھے کوئی دیوار گن پانی میں

داخل یا نہیں گس گس پانی میں
 آہ سوزان ہوا اگر خاک گس پانی میں
 زلف شکیں کے تھو میں اگر روتا میں
 آہ شاید کہ لبِ حُر میں لطفن کو میں
 پان کیا کر چو وہ نہ وہ نہ کنار دریا
 چھلکان کیوں شل عشاق ہنسین
 آتش شک و غبار جلے جاتے ہیں
 خوش گریہی ہو تو فلک شل جاب
 بیستار ہو ایون نہت گریہ سے دل

آبدار ایسی غزل لکھی کہ باقی جو سنین
پسینکدین اپنا کلام ازل سخن بانی میں

ہو عیش بھی تہتا ہوں نچ ملال میں
جو یا پیر دہن کے ہین فکر محال میں
ہر چند سید ہنات تہی اپو سوال میں
شوخی ہر چئی تہی ہر تر بال بال میں
زلزلت ہر ل کی تہی سہ منہ کو اد گال میں
کیا کیا تجلیاں ہین چراغ جمال میں
کیا کیا شمر خدائے دیوار کینال میں
گرمی کمال ہر جو کمر بول چال میں
سو ہر مگر نمونہ ہین چینی کے بال میں
ہر سرودہ جو سہر ہر شک سال میں
سایہ ہی ساتھ دینیں سکتا زول میں
جس وقت اتصال ہو بدر و ہلال میں

ہو دریاں صبح ہجر کا شام جمال میں
عاشق تری کمر کو ہین باطل خیال میں
اوس کج ادا جب یا پیر لودیا جو آب
خالی میں لہ ہی کی صفت کیا بیان کن
کیونکر کہیں کان بختان دہن کو ہم
پر داغش کلیم ہر شیدا - خدا چکور
عنا ب لہا ہر پستان فتن سہ سبب
کس شمع رو کو صفت میں ہر ہرین شمع راج
ہر ہر محققان کے مقلد کہی نہون
وہ لہ ہر نہ جہا ستان کہی خزان
کیا وقت بدین چشم و ناخن غیر سے
اوقت او کو ناخن پا کی بلو نظیر

باقی کسی یہیست کی ہے خاک کا اثر

بے وجہ جذبِ مے نہیں جامِ سفال میں

وہ لبِ غضب میں کہ خطِ لکھنے کو قند کرتے ہیں
ہزار سہر قد اپنا بلند کرتے ہیں
یہ کیوں سہرا ہیں سرِ کسکو پند کرتے ہیں
وہ آج اپنے کو سونا سو گند کرتے ہیں
سہاسِ نقلِ سخن کی دُوحند کرتے ہیں
ہمیں کو طعنہ و تشنیع و پند کرتے ہیں
جو نیشکر کے جُدا بند بند کرتے ہیں
جب آنکھیں اپنی تصویر میں بند کرتے ہیں

ہم دلی تلخ بیانی پسند کرتے ہیں
نہیں ہو پختہ مرے گل کو قدِ موزوں کن
نہو نگا تارکِ مژنا صحن کے کئے سے
سُسر کے کُڑون میں ملتو میں عطرِ صندل کا
وہ لی دیکھ لبِ شکرین سے عاشق کو
او نہیں تو منع نہیں کرتے ظلم سے ناصح
کیسے ہر لبِ شیریں کو ہمسری کی سزا
وہ دیکھتے ہیں جسے خواب میں بند لیکے کوئی

ہم اے حال پر اب تک عتاب سے باقی

وہ امتحانِ بہلا تا بہ چند کرتے ہیں

اب گو دیکھیے جانا ہو پہر سیاں کمان
کوئی کہا کر کہتے ہیں وہ زبان سے کمان
گلِ بہا بچے آفتِ خزان سے کمان
یہ پہول توڑ میں گلِ چین گلستان کمان

ہوا زما کی لائی مجھے کمان سے کمان
وہ کم سخن میں گویا دہن نہیں اونکے
کمالِ حُسنِ جوانی پہ بولیو نہ کہی +
شکستِ دل میں کہ بلبُلون کے وقتِ سحر

کیا ہو سرنے کب یہ سیدہ کو سیہ ویسے خالق کیتا نے حسن بے مانند تری گلی سونگالے سے کب نکلتا ہوں تیارے ٹوٹ سے ہیں قمر کے پہلو سے کسا جو اونے کہائے ہو بعد مدت کے پہرے جاگن گے مجھ کو نہ بخت اگر کب بخت کسا کہ تجھے ہیں شتاق سیکڑوں میرے یہ سب ہے حضرت دل بد ظلمہ کا زور وفا تو عہد ہو جس سے نہیں تیرے بہلی	ہو ڈھین لال لب سنج رنگ پانچ کمان مناسب تھیں پنج بان جہان کمان لسان یہ میں تھاہوں ان پانچ کمان ٹپک باہر سپینہ رخ تپانچ کمان ابھی سو جا ہو خا مری مکان کمان ملو گو ایسے تم اس زار و ناتوان کمان میں رہا بٹھرتا ہوں ان پانچ کمان وگرنہ بار غم اڑتا ہوں ناتوان کمان ہمارا کام تو چین ٹی ہان کمان
--	--

نہ سینکئیے دل باقی کو زلف مشکین سے
یہ سنج جاے سر شام آشیان سے کمان

آئینہ داری پہ وسنت کو مقرر ہیں کیا تغافل کر کہ بیفائدہ شہر ہیں سب سے ہٹی ہو کمان ہیں کس کو پوچھتے ہو نیم جان خنجر قاتل سے میں بڑا جدم	آج طالع میں سکندر کے برابر ہیں یار اندر ہو مری ڈھونڈتا باہر ہیں سن دیا چوڑچکا ہوں کون نکر میں بولی شمشیر نہ گہرا تر مری سر میں
--	---

دم نہیں باتے وہ لب ہی مسیحائی کا
رہ گیا ہو کو جو آوارہ بین دیرالے میں
با وفا تجبہ دنیا نہیں لے ولت مند

خطا ہی کتا ہو سیر اخضر سپہ میں ہوں
بولی فہشت کہ چلا چل ہی ہر ہرین
تو مجتہا ہو کہ اس ال کا شوہر ہرین

بعد بردن یہ کہا داغ جگر نے باقی
دیکھ لے ساتھ ترے کوئی نہیں پرین

گریبان چاک ہو جو گل نظر آتا گلشن میں
اگر لازم نہوتی عالم وحشت کو عریانی
نہو تا زلف کا سو انہوتی یہ پریشانی
مرحو نے پہنسا اوس کی کیا تعجب ہے
وہ صراحت محفل ہو یہ ہے زینت عالم
ہو دین بحر خوبی کی جدائی میں شکر ایو
خود سے اپنی خالی ہوں بہر ہوں درماں سے
فزون تر مجھ کو زندان سے ہوا جامہ تعلق کا

ذرا سوچ تو کیا تاثیر قبل کشیوں میں
تو کوئی کو تپہ ہر کے لاتا اپنے دامن میں
ارٹول تنے کو ڈالی چڑھائی میر گردن میں
نہ کیونکر برق حکم چڑھی لگجا ساون میں
بہت کہ فرق کو یار میں اور شمع وشن میں
کہ گویا پاک دریا کا ہر اکپاٹ دامن میں
بزرگ کو خبر آہ و فغان کیا ہو مگر تن میں
گریبان قی ہو ہی ہوا میر گری دن میں

کیسے عشق شرکان میں ہو ہوں ارین باقی
کھلتا ہوں جو کاٹھ کی طرح ہر چشم دشمن میں

آگے ترے ملیجوں کے منہ پر نہک نہیں
 دیدہ ہے دیکھنے کو مگر مردک نہیں
 کیا لطف وقت بادہ کشتی گرگزک نہیں
 وہ کٹلی بندھی ہو کہ لگتی پلک نہیں
 وحدت میں تیر کی فروموشی شک نہیں
 یہ راہ عشق ہو کیسں آہیں بڑک نہیں
 وہ چال ہی نہیں مہ کمر کی لچک نہیں
 ہے یہ سیاہ چہنہ لیلے فلک نہیں
 کتسا ہو کون اسکو پلک یہ پلک نہیں

تجسس حسین شہر تو کمان بہن ملک نہیں
 زگر کچشم پارت ہو کیا نما سبت
 سودا چشم پارسین ابک بھی خیال
 آئینہ وار حیرتی رو سے یار ہوں
 یکتائے وجہاں تر حسن نگار
 ہر ہر قدم پہ لاکھ نشیب فراز ہیں
 کیونکر کمون میں سر کو ہمتائے قد یار
 عاشق جو ہو تو دیدہ مجنون ہو دیکھ لے
 لے چشم زار یہ رگ ابر بہا رہے

باقی ہر پنج و خم مرنی ہر کی بین جان
 جب سے نظر میں اوسکا جڑ او پدک نہیں

کتے بت کتے ہیں اور کتے خد کتے ہیں
 وہ خطا کرتے ہیں جم اسکو خطا کتے ہیں
 تم سے گمراہوں کو کب راہ نما کتے ہیں
 وہ جو عارف ہیں فنا ہی کو بقا کتے ہیں

تو بھی سنتا ہو کہ یہ سب تجھے کیا کتے ہیں
 حق پہ ہیں زلف کو جو لوگ بلا کتے ہیں
 شمع جی اتنی ہی شمع بن کر دتم کہ یہ رند
 جیتے جی مر گیا جو زندہ جاوید ہوا

<p>دوستو میں نے یہ مانا کہ شریعت واکے لیکن ازراہ طریقت ہر اس کے سوال سبح دریا ہر لپٹ لپٹ ممکن کی مثال پوچھنا حال ہو کیا عشق کے بیارون کا ابئی دم کا ہے نہ جان خبر لے کافر میں جو گمراہ کو گیا خیر سے بولا وہ صنم تو جہر ہوتا پہتا ہوا یہاں جانب کو گر خفا جسے نہیں اپنے خدایہ نہیں کرے نام کیا اوسکا ہر کتے ہیں جسے چین چین</p>	<p>ق کفر و ایمان کو برا اور بہلا کتے ہیں جو کہ دونوں گے بری اوسکیا کتے ہیں وہ خدا ہم میں سے ہم اوسکو خدا کتے ہیں در و ہجران کو سر عین واکتے ہیں تیرے بیمار کا یہ حال ہوا کتے ہیں انسو پوچھا جی کیوں ہیں کیا کتے ہیں دل نہیں کہتا اسے قبلہ نما کتے ہیں بات عاشق سے نہ کرنے کو چاہتے ہیں ق وہ جو اردو شپکن ہے اوسکیا کتے ہیں</p>
---	--

بانی زار در فرع ایک زمانہ جو ہوا
ہاں فقط آپ جو کتے ہیں بجا کتے ہیں

<p>مجھے الفت کریں کیا دیدہ قائل و نون یا ز انخیا رہیں آیش محفل و نون حلقہ کا کل سچاں کا سین دانی ہون تو وہ دیکھا ہو کہ اسو جان بکتائی کے</p>	<p>پتلیاں نون ہیں شمع تو عدو نون ہیں ہم آب بقا اور ہلا ہل و نون چاہیے میرے لیے طوق و سلاسل و نون سجد کا فرو مومن جوئے قائل و نون</p>
--	--

<p>ایک سو ایک یادہ ہیں جفاکاری میں بادہ و نقل ہے موجود مگر تیرے بغیر مژہ برگشتہ ہوا اس چشم جفا جو سے مگر چوڑا عشق کا آسان ہو کر نا آسان آشنائی میں تیری ایک تو حاصل یہ ہوا گو کم و بیش ہیں تہہ بین غنی اور فقیر حسن میں یا کرا لیتا تو میں دل سوزی میں</p>	<p>عشرۂ ناز ہیں کا فر سے قاتل و نون کس کو خوش آتی ہیں اگر نون محفل و نون فتنہ پزاری میں ہو جا پھر نون و نون کیا قباح ہے کہ عاشق کو ہنس کل و نون مجھے بیکانہ ہو خوش و قبائل و نون پر یہ کہ وزیرا برہن تہ گل و نون شمع و پروانہ کے مانند ہیں کابل و نون</p>
--	---

روالفت میں یہ کیا سہرا باقی ہوں گے
 خضر و الیاس ہیں گم گشتہ منزل و نون

رویت و او مملہ

<p>پہر چاہ ذقن نہ کما رہے ہو متکل جو کٹرے لڑا رہے ہو کیا آپ کا سر پہرا ہے و غلط دل میں تو لگی ہے آگ شکو</p>	<p>پہر ہمو کوئین جبکا رہے ہو کوٹھے پہ مڑے اوڑا رہے ہو مستون کا جو سر پہرا رہے ہو کیون پانی سے گمر ہا رہے ہو</p>
--	--

<p>شکل ہی نہیں خدا کا پانا ہم خاک ہے ہیں امتحان میں معلوم ہے زرگری تمہاری سنتا ہے تمہاری بابلو کون مجہ مست کی قبر پر کھوئے سنبل کو بگاڑنے سے حال دنیا میں عبث ہے فکر عقبہ کیا قدر یگانگوں کی تمکو دم بہر تو سنو ہماری تلے</p>	<p>جب اپنے کو آپ پار ہے ہو اب خاک تم آزار ہے ہو کیون سیم تو تیار ہے ہو گلباناک عبث تو پار ہے ہو کیون پھول عبث ٹھپا ہے ہو کیون زلف اپنی بنا ہے ہو دودن کے لیے تو ہے ہو بیگانوں کے دل لگا ہے ہو کیا ملے ہو اپنی کا ہے ہو</p>
<p>سنتا ہے تمہاری امتحان باقی دیوانے ہو نعل مچا رہے ہو</p>	
<p>محکو جو بتورہ رہے ہو داعط ہی تمہاری کون سنتا دہستون کی جان اولجہ رہی ہے کل کوچ کر گئے سب جان سے</p>	<p>اولی گنگا بہا رہے ہو بیفائدہ سر پہا رہے ہو زلف اپنی جو تم بنا رہے ہو کیون چاؤنی پہن چھا ہے ہو</p>

<p>دو دن کے لیے تم آسے ہو سجد میں سر جھکا رہے ہو اپنے میں اگر خود آسے ہو</p>	<p>واپس جانا ہے پھر عدم کو و ان کون ہی زائد و جو ناحق واللہ خدا سے ہو کے آگاہ</p>
<p>و قرآپ کا کیا رہیگا باقی بزم رندان میں جا سے ہو</p>	
<p>جو ہر مہین فزون کیوں نہ تو ملو اگر ابرو یوں قرب ہو ہو دیدہ بیاسے ابرو خالق نے لکھا ناپ کے پر کا سے ابرو پر چین نکر و غصہ و تکرار سے ابرو بڑھ کر سے شہ تر سے تلوار سے ابرو سے سجدہ طلب کا فروز دینا سے ابرو پیوستہ نہیں ابرو خدا سے ابرو ہر چند کہ واقف نہیں گفتا سے ابرو</p>	<p>کیا قہر ہے افشان طلا کا سے ابرو گویا کہ سر ہانے یہ سے بیاسے کے تلوار و دونوں کو کیا دائرہ نصف برابر کتے ہیں تنگی میں بل اچھا نہیں ہوتا میں اپنے دل زار کو کس کس سے بچاؤں محراب مطلق کنشتی سے فزون ہے چس کی پستی میں سے چوراہی کا ناکا کرتا ہوا اشاروں ہی میں ہر کام زبان کا</p>
<p>باقی کو نہ نوکانہ دھوکا کین ہو جائے چڑھ کر نہ دکھا کوٹھے کی دیوار سے ابرو</p>	

رویت کے ہونے

چوم لون پانچ اوچ اوچ شکر یار کے ہاتھ
 شوق سے باندھو آپ اپنے گنگار کو ہاتھ
 ہوئی مقبول عاصم سے ستم دین کی
 قید کر کے مجھے آخر کو پشیمان ہوگا
 آج کل شوق ہے شمشیر زنی کی اذکو
 شیخ کی پکڑی و تارین گے تماشا ہوگا
 یہ کلانی نہ پیچھے ہے نہ یہ رنگت ہے
 رسم بازار محبت کی ہزار لی دیکھی
 کچھ ہی فرمائیں وہ ستم تو میں جی اُتار
 کر دیا خاطر بلب کو شکستہ اسے

ہاتھ آیا نہ کبھی جب سے گیا مار کے ہاتھ
 آبرو دیکر گناہوں کی ہر سرکار کے ہاتھ
 سندی ہاتھوں میں لگا دی بندہ ہر کار کے ہاتھ
 نشت پر آئیں گے صیاد شکار کے ہاتھ
 کاش ہر پری کریمان وہ تلو ار کے ہاتھ
 کبھی چڑھ جائیں جو زندان قلعہ خوار کے ہاتھ
 کس طرح شافون مرجان کون پار کے ہاتھ
 چور کی طرح سے کتے ہیں خریدار کے ہاتھ
 زندگی ہر سہری دس لعل گہر بار کے ہاتھ
 توڑ ڈالے کوئی گلچین جفا کار کے ہاتھ

حسن وہ جنس ہے بازار جہان میں باقی
 پسے ہیں جسکے لیے مفلس و زرد اس کے ہاتھ

خدا کے واسطے سے ملا آنکھ

نتر سا او بت ترسا دیکھا آنکھ

<p>ہوں کشتہ چہین کا کل کا لکین گے جسے دیکھا وہ اپنے مین نہ آیا پسے دل ایک گردش میں ہزاروں مجھے اشکوں کے چشمے نے ڈبویا وہ کما دون شیخ کعبہ تہکدہ مین تہ و بالا مرا دم ہو رہا ہے بست چربانک پرن گس کے وسیع سری آنکھوں پہ پردہ پڑ گیا ہے</p>	<p>سری تربت پہ آہوں خطا آنکھ قیامت او سکی جہتوں ہر بلا آنکھ زبانے کے لیے ہو آسما آنکھ کسے گی تجھے میرا ماجرا آنکھ اگر دے تجھ کو میری سی خدا آنکھ ذرا نیچے سے اوپر کو اڑنا آنکھ ذرا گلشن میں دیکو بھی کسا آنکھ نہ احوش چشم پردہ میں چسا آنکھ</p>
<p>طریق معرفت اس سے ملی ہے حقیقت میں ہے باقی رہنا آنکھ</p>	
<h2>ردیف لام الف</h2>	
<p>للا مجھے بہر کے دے پایا لا لزلعت میں ہو تیو کی گل گوندہ لازم نہیں عشق کا کل اعدول</p>	<p>سہ جام بہ گف چمن میں لالا کالے کو بنا دے کوڑیا لا کیون سانپ نبل میں تو نے پالا</p>

لایق نہیں سرو سے تناسب	وہ پست ہے قدر سے بالہ
لا حول تیرے خضاب پر ہے	لے شیخ نگر منہ اپنا کالا
لاکھوں کو آسمان سے گذرا	یاد قد میں بڑھا جو نالا

لاٹانی سے کنسل اپنا باقی
کیا پشتم ہے شال یاد و شالا

رویت ایسے تختانی

کبت سودا تھا مجھے کبت پریشانی تھی	عشق گیسو سے کمان سلسلہ جنبانی تھی
آکھہ چکی سے سرخ کی درخسانی تھی	لاکھ پرووں فزون تری عیرانی تھی
راز عشق اپنا کسی پر نہ کہلاتا دم مرگ	دہن یار سے الفت ہمیں نہ پانی تھی
کعبہ دیرینے شیخ و برہمن سرکوب	ہم تو سنگ بدلا رہا پیشانی تھی
قید ہستی سے چھٹی مصر عدم کو پہونچی	روح قالب بین میرٹھی سنہ زانی تھی
سرمی چشم کی چون نے مجھے مار لیا ہے	وہ نگہ کاہیکو تھی تیغ صفا زانی تھی
یار جینک نہ تھا شادی تھی محفل ساتی	مولا رنگ صراحی میں تیری پانی تھی
سر نوشت اپنی لکھی تھی سو ہوئی آخر کار	پیشانی وہ جو تقدیر میں پیشانی تھی

زندگی گنتی تھی کس سختی سے قاتل کے بغیر ہر گز مری و قیامت فزون تھی واللہ چند کے کانوں سے ہوئے ابلہ پاغربال آبر و ابر بہاری کی گستاویتا میں	ہنس مین تیری شمشیر کی برانی تھی قصہ کوتاہ شب بھر یہ طولانی تھی خاک چو کی تیر میں نے بہت چانی تھی اک جہڑی ابر شراب و رہی سانی تھی
--	---

حضرت فیض کا سب فیض ہر باقی پہلے
نہ سخن گوئی تھی ایسی نہ زبان دانی تھی

صبح محشر سے فزون شام جدائی دیکھی اوس سے ہو گا نہ مقابل تو کسی صورت سے تو دفا و ارون پہ کرتا ہر جفا و ظالم تو ہر یکتا نہ ملا حسن میں تیرا ثانی ایک نے بھی خبر کی میری حالت کی دسو نہ کلام پر نہ کلام تجھے دہن کا عقد نظر آیا مجھے ہر رنگ میں تیرا ہی ظہور	جو مصیبت تیری فرقت نو کمائی دیکھی بس بے آئینو تیری میں نے صفائی دیکھی جنسے کی تجھے ہلائی سو برائی دیکھی اے صنم تیری قسم ساری خدائی دیکھی آہ کی نالی کی دونوں کی رسائی دیکھی تیر جی فکر راسخہ کشائی دیکھی میں نے ہر شے میں تیری جلوہ نمائی دیکھی
--	---

عمر بہر حلقہ کا کل میں سے پہلے باقی
ہم گرفتار و شرف نے کب شکل برائی دیکھی

بِت پستی میں ہو اشوقِ خدادانی مجھے
 بادہ نوشی میں نہیں ملتا اثرِ ثانی مجھے
 فرقتِ جانان کی ہر منظور مہمانی مجھے
 خواب میں کیا دم شب میں نے زلفِ یار کو
 عشق کے ہاتھوں ہوں آپری ایسا
 غیر کو آنے نہ دیتا آپ ہی رہتا مدام
 دیکھ سکتا کون ہے تجھ کو بنگِ آفتاب
 جسکے آگے روزِ عشر بھی بہت کوتاہ ہے
 منہ تو دیکھو رو برو ہوئے چلا ہے یار کے
 دیکھ کر ماہِ منور کو شبِ متاب میں
 کیا کروں شش و خرد کو عشق سے ہو کار و بار
 گوند ہنسا اور کھولنا و زلف کا آتا ہوا یاد
 ماہِ روئینے لگا او کو تو جہنم لاکر کسا

کافری سے ہو گئی حاصلِ سلما نی مجھے
 خطِ جامِ مہر سے ساقی خطِ پیشانی مجھے
 کرنی ہوا کہ دم دلِ بان کی بریانی مجھے
 او کی یہ تعبیر ہے ہوگی پریشانی مجھے
 نقشِ پامور ہو ملکِ سلیمان مجھے
 کاش بلجاتی درِ جانان کی ربانی مجھے
 ہر فزون سو پیر ہر سیر عریانی مجھے
 وہ شبِ وقتِ نظر آتی ہے طولانی مجھے
 آنے کی سادہ لوحی ہے حیرانی مجھے
 یاد آتا ہے کسی کار کو نورانی مجھے
 کسبِ ثنائی نظر آتی ہے نادانی مجھے
 باعثِ جمیعتِ دل ہے پریشانی مجھے
 کب ملا ہر صورتِ منعِ پیشانی مجھے

ایک دن سب چوڑ کر جانا ہر یار سے اس لیے
 خوش نہیں آتا ہے باقیِ عالم فانی مجھے

<p>خلوت کے وقت شب کو تو نہیں ہے کوئی بلبل کی طرح تجھ پر عالم فریفتہ ہے وہ ہونڈ کو ایک تل ہی ملتا نہیں ہے رخ پر چتون میں تیری کیا کیا فتنے بہرے ہو ہیں کیون مجھ پر آشکر لب نہ انت پستے ہو بیاثر شوق کو ہر صحت یہ کب ہے ممکن تسا نہیں جو کتنا خوبی میں کوئی دوسر کا کل ہلا کے ہر دم کسکو دکھا ہے ہو</p>	<p>کافر پر ایسا ملتا قابو نہیں ہے کوئی بلوغت جہان میں تجسا لگرو نہیں ہے کوئی بستی یہ وہ جہیں ہندو نہیں ہے کوئی یان سامری کا چلتا جادو نہیں ہے کوئی کما جاؤ گے کیسکو لڈ نہیں ہے کوئی ایسا بلبل ایسی دارو نہیں ہے کوئی مجھسا علی شقی میں کیسو نہیں ہے کوئی اس دام میں پسچا آؤ نہیں ہے کوئی</p>
---	--

باقی وہ سنگ کو ہر گروں میں ہین جو پئے
شاید ہمارا انہیں آنسو نہیں ہے کوئی

<p>آئینہ داری کی خدمت کیجیے بوسہ ہونٹوں کی عنایت کیجیے آئینہ ٹکڑے نہ حضرت کیجیے اپنی گشتی کی زیارت کیجیے لکیر پر آئینہ رو کو اپنے خط</p>	<p>رو برو رہنے کی صورت کیجیے رشتک سے شکر کو شربت کیجیے چار آنکھوں کی مرآت کیجیے شمع رخ کو شمع تربت کیجیے پہلے مشق خط حیرت کیجیے</p>
--	---

وہ ادھر کہتے ہیں خست کیجیے
ہو سکے جتنی شرارت کیجیے
حسن کی منکر پلعت کیجیے
آئیے دوزخ کو جنت کیجیے
کس طرح رفع کدورت کیجیے
خاک کیا اجر صحت دولت کیجیے

روح ہوتی ہر ادھر ترسے دواع
دیجیے مجھ کو جلا کر سوز غم
عشق بازوں کا یہی ایمان ہے
آپ کی فرقت میں ہے سنان گہر
اوسنے نامہ میں لکھا خفا و غبار
خاک میں قارون کو دولت لو گئی

نام جانم کا ہے باقی آج تک
گرواغت ہو سخاوت کیجیے

پر نہ تار حلقہ گیسو پیاں توڑیے
قبر کی تعمیر کیجیے قصہ دیاوان توڑیے
دل میں ہے اگر روز مہر گنج پیمان توڑیے
مازہ ہر آلودہ کافسون وندان توڑیے
دل میں خنجر باریں بنو میں پیاں توڑیے
سر کو ٹکرا کر ابھی دیوار زندان توڑیے
ہر گز انکھیں نہ گلے گلستان توڑیے

لاکھ سہ سوازدون کی رشتہ جان توڑیے
اعتبار عالم فانی نہیں صلا و لا
بوسے لہجہ دہان تنگ جانان کے کہی
شانے کو اوس لہجہ کی صورت جدا
ابرو و شمرگان کا ہوشناتی اس تقصیر پر
جوش سودا جنوں کے دل میں آتا ہے یہی
خاطر بلبل ہزاروں تپو میں اس شکست

<p>کچھتا ہے سطرچ آغوش میں دس شوخ کو سوسم گل ہر کمان کا صوم اور کسکی صلات یاد دہن نکو تو صاحب لہری کے توڑ جوڑ ہر ٹپکتا رنگ پولون کا سرے اشار سے</p>	<p>توڑیے بند قبائے تنگ جانان توڑیے شیخ جی پیمانہ سچے عہد و پیمان توڑیے جوڑیے اعدا دلہائے مجاں توڑیے رشتہ شیرازہ اوراق دیوان توڑیے</p>
	<p>نزع تک بھی اوسکی لبر وائیان باقی رہیں جب کما دم توڑتا ہوں میں کمال ان توڑیے</p>
<p>وہ لب ہی علاج دل بیمار کریں گے ہرگز نہ تری طرح سے انکار کریں گے گر ترک مسلمانی کرائیں گے برہمن جب کچھ بھی تدبیریں آئیگی تو ناچار ترک خود مشوق بہت کرتے ہیں اہد یوں بایتیں بنانے کو بنا پتھر ہیں شاعر</p>	<p>ہم شربت عتاب سے انکار کریں گے کر دیں گے وفا چھم کچھ اقرار کریں گے ہم رشتہ تسبیح کو زنا کر کریں گے اے چشت لہم تجھے غمخوار کریں گے زندہ ان کو فقیحت سر بازار کریں گے پر کیا دہن پار میں لقتار کریں گے</p>
	<p>کیا خوف تجھے روز قیامت سے ہے باقی تائید تری حیدر رکڑا کر کریں گے</p>
<p>شوکر کی بھی ٹمھر کی آیا رچلتے چلتے</p>	<p>فتنہ کو شتر کے کر بیدار چلتے چلتے</p>

کیا سپردی فی ہرستون میں مکیے کے
اوس رخ سورقہ رقتہ کا کل دھیان آیا
اس دم کا کیا بہر و سا آخر اسے فنا ہے
مترگان کا ذکر آیا بروک عاشقون میں
کچھ مجھ میں تھیں ریں ایسی ہوئی کہ قاصد
بندہ تو آپ کے گھر سو بار آچکا ہے

گرتے ہیں کس مکر سے منجوا چلتے چلتے
ہم ملک چیرے پہونچے تمار چلے چلتے
ہو جایگی گھری بند اکبار چلتے چلتے
خنجر پہ پہونچی نوبت تلوار چلتے چلتے
خط لیکے ہو گئے ہیں بزار چلتے چلتے
میرے ہی گھر تو چلے اکبار چلتے چلتے

اک شے پسند خاطر اپنے تو یان نہ آئی
باقی جان کا دیکھا بازار چلتے چلتے

آہ سحر سری شر افکن ہوا پہ ہے
ایک ایک دھجی اڑتی ہو ایک ایک سمت کو
ہر کون لے بہا شفق باغبان ترا
باغ جہان میں ننگ تعلق نہیں مجھے
کتے ہیں باؤ پا جو اوسے ہے بہت بجا
اٹھتا دھوان ہو آہ جگر سوز کا سرے
نالان میں تھے عالم بالا کے لوگ بھی

شعلہ کمان یہ برق کار وشن ہوا پہ ہے
دست جنون سے اپنے یہ دھن ہوا پہ ہے
پہو لایہ کسکے واسطے گلشن ہوا پہ ہے
ماتند بوسے گل مرا سکن ہوا پہ ہے
چالا کیوں سے یار کا توسن ہوا پہ ہے
دیکھو بہار سنبل و سوسن ہوا پہ ہے
آوازِ رع کی نہیں شیون ہوا پہ ہے

<p>با دل ہر اپنے دیدہ حق بین بین کوہ طور تو نے نہیں ہن گرد کے یہ گرد باد بین</p>	<p>بجلی نہیں ہے شعلہ امین ہوا پہ ہے گشگون کی خاک قدم زن ہوا پہ ہے</p>
<p>آدشتِ نفس پہ ہے موقوف زندگی باقی جناب وارِ مِراتن ہوا پہ ہے</p>	
<p>عشق ابرو سے مجھ کو مدت سے شورِ سینہ زنی ہے فرقت سے ان لبوں کی حضورِ حسرت سے دیکھا شکل سے اوسکا تنگ دہن خطِ پہلو سے زرد بان لے ضعف لے دل آئینہ دار بن اوسکا تاکسون کونہیں کسوان سے فیض تاوک آہ مین اگر سپیکون رنگِ رضا ریا رکے آگے قبل ان اللہ ذو ولد ناصحون نے عبث پہرایا سر</p>	<p>کام کیا ماہِ نو کی رویت سے بیغرض ہوں نشانِ نوبت سے قند پانی ہوا ہے شربت سے یہ دقیقہ کھلا ہے وقت سے دم ہی چڑھتا ہے کس شفقت سے رو برو ہو اسی ہی صورت سے خار گل ہونہ گل کی صحبت سے پار ہو آسمان کی چہت سے گل ہو اسے گلابِ غیرت سے کیا بچے کوئی طعنِ خلقت سے کیا ہوا اپنہ یا نصیحت سے</p>

تے عدم میں بڑی فراغت سے
حرف کرتے ہیں دیکھو علت سے
رائیں محنت سے دل صیبت سے
شہید دکنم نہیں کراست سے
دل کدھر ہے گردِ تکلف سے
چو کڑی بول جائیں جنت سے

ذوق ہستی نے دی بیان تکلیف
فعل بد چوڑا سین ذلت ہے
کشتی ہر لہف و رخ کی فرقت میں
ہے کرشمہ سے بڑے قفسِ چشم
اوسنے لگتا ہے خط میں خطِ غبار
گر ہرن دیکھیں اوسکی چٹون کو

آئینہ رو کو اپنے اے باقی
خطبہ لکھتا تو خطِ حیرت سے

بجلی شرارِ آہ کی حسرت سے جل گئی
تیجِ اجل نیام سے قاتل او گل گئی
پر شامِ ہجر کی نہ ابھی ایک پل گئی
تیرے مریضِ غم کی یہ صورت بدل گئی
دو دن کی ہو سار جو آج آنی کل گئی
دن کا نام حال ہے گرات ٹل گئی
کیون چرخ تیری دچی پیالی او بل گئی

بدلی ہوائے نالے کو سُکرِ دل گئی
ابرو سے نوکِ سرمہ جو باہر نکل گئی
آکر بلاے حشر سے سر سے ٹل گئی
بدلاجو گھر کسی نے نہ پہچانا پہراو سے
اے باغبانِ نکر زربل پر عبث غرور
ہوں لہف و رخ کو عشقِ مین صبح و شام
دعویٰ تجھے ہے گردِ ششم پر ہی کے ساتھ

نکلے نہ گھر سے تم نہ میری جان نکل گئی
 اُن دنوں میں انہیں کی توجہ دال گل گئی
 جنکی صفائی رخ پہ نظر بھی پسل گئی
 کیسی ہوا آئی گلستان میں چل گئی
 دن بھر گیا تو بھی سی گردن بٹی بل گئی
 عطر کے وہ پری جو لباسوں میں مل گئی
 چتون تیری چھلکے کی مانند چل گئی
 وہ دن گئے وہ بات گئی وہ چل گئی
 بجلی کی طرح پانون کے بل کے بل گئی
 طاقت تمام اگر تیری آپا سے شل گئی
 اے مرد ہو نظر مری کیسا برعل گئی
 کس طرح شاخ سرو چین پول پل گئی
 نالے کہی کیے تو طبیعت بزل گئی

آئے تمہیں آئی قضا میری رات کو
 جو دیکھ شہ تو مینج عالم میں اے فلک
 ان پہنی ہو رتوں کی ہو کیا شمع چرب گو
 نگر کا پتا نظر نہیں آتا ہزار جہت
 تیرے وقت شمع سے ہی قرون و زانتظار
 محفل میں نہ تھکتے تھے لکھ بھر دروہ
 اے چشم یار آہو مردم رہا ہے پل
 اتنے کروں سے عہد جوانی کے فائدہ
 رفتار آہ بے سرو پا کی غصہ ہے گرم
 سر کی بل بلیں گے گرہ شوق یا مین
 دیکھا تو بام پر نظر آ یا وہ ماہ رو
 دیکھو رخ و ذوق قدر عنا سے یار پر
 رو یا تو دل لگی کے لیے شغف ہوا

فیضانِ شہنشاہ ہوئی باقی دکن کی قدر
 جب لکھنؤ کو لکھ کے ہماری غزل گئی

نہیں ٹالی کسی علی کی بسر کار غل سے
 کیسے گام میں کتبک لکھو چھپ چل بل سے
 بہار گل سے کیا مطلب ہے شتاق شاد ہون
 گرا تہا دل مرچا نہ بخدان میں تیرے لیکن
 وہ کیسے ہو چٹن ہا جانا ہوں خم نیم جرعہ میں
 عذاب پنج فرقت سے عذابا و سکا فزون کیا ہو
 تھما حص کا افسانہ اگر مشور عالم ہو
 گرایا خواب نین نو کا تکیہ اوس پر پی و کا
 ہو پھنی گستان کی طرح تیرا کتابی رخ
 بڑھو سیر ہی نالے جب مقابل آگئی بجلی
 تیرو وحشی کو لگے ہانوں انکو ملک نہیں سکتے
 نہ پوچھو بازاں بھر خوبی کی محبت میں
 چمن میں کتے کشتوں کے جسے داغ کھوڑیں
 تیری تھک اگر شرک نہوں قائل نہوں قائل

سد الپٹری ہی کیا سانپ منہ نکل صندل سے
 بہت میں آجل سبک چٹن کی وز کی کل سے
 کپڑے پھول ہو کام پاشمشیر کے پھل سے
 رس ہاتھ لگئی دس لف کی تھک پر کل سے
 کہاں تھی ہر سیر اپنی ساتی ایک بوتل سے
 کہ ہر روز قیامت کم شبنان کی اک پل سے
 چھپے وہ حق سو غدر قیس سے لیلیٰ من نل سے
 تو میں نے سرٹھایا چونک کر قالین منجل سے
 نہ پر کیون تیرا فضل شوخ شنیخ فصل سے
 میرا نسوہی رنگا بھری جیب با دل سے
 ہر ن جیب کڑی ہر رنگا تار ہین جھگل سے
 ہین فان خیر تر آنکستین سے دسی سا کل سے
 یہاں لاکا تختہ کیونکر آیا اونکے مقفل سے
 نظر آتے ہین بشیک ایک دو چشم احوال سے

گئے ہمراہ آیام جوانی سب مرے باقی

ہیں وہ باتیں جو وہ رائیں وہ چہے نہ وہ جلسے	
یہ کس آشوب جان کی لہزہ ہے ہمارا حال اب نوع و گرسہ ہے مجھے اشکوں سے رسوائی کا ڈر ہے نہ کیوں جانے سے ہو جاؤں پہنچ جہاں آسائے اپنا دم لبون پر وہاں تشقہ ہو صندل کا جبین پر جگر کو کر رہی ہے تیغ زخمی	کہ ہر نقش قدم اک چشم تر ہے اے ظالم تجھے کچھ بھی سمجھ ہے مثل ہے گھر کے بھید سی خط ہے کہ آج اوس بہت آنر کی خبر ہے کوئی دم بینا دہر ہو یا اُدھر ہے یہاں حسرت کو مائے درد ہے نہیں معلوم یہ کسکی نظر ہے
جناب میر کا پیر و ہون باقی سرے شعر و سخن میں کیا اثر ہے	
جوشِ گریہ سے زمانہ کی ہو ابدلی ہے جا شرم کی ہو جا اتو عیادت کو لیے عشق گیسو کا سرمونہیں انجام بخیر آنکھ و آنکلی بیان نہ ہی نکلی اپنی مژگنوں کی گلشن ہی ہو تب سے کہ لطف	شرط ای دیدہ ترا برستے کیا بدلی ہے تیرے پیار نے سنتا ہوں کہ جا بدلی ہے اپنے سر پر پہ دلا تو نے بلا بدلی ہے نگہ باریزمین بدلی قصا بدلی ہے یا رگچہ ہوشمند ہے ہو ابدلی ہے

نقدِ دل لیکے بدلتا ہے وہ ہو کیا تدبیر	سیری تھی یہی لے بارِ خدا بدلی ہے
اوجھنا کارِ سوت کی جو محبت میں نے	پہلے سو مرتبہ جب شہرِ وفا بدلی ہے
گالیاں تھے نہیں دینے سے وہ لب	ہو شغافول کو بہارِ گل و وہ ابدلی ہے
تھرپڑ ہے ٹلے ہیں وہ ہر کچھ تھور	اور اوہر چشمِ فنون سازِ خدا بدلی ہے
دورِ موعودے نئے انداز سے لازمِ اس وقت	ایک گنا پھانی ہو کیا اتنے کیا بدلی ہے

ایک گل میں ہی نہیں جو وفا سے باقی
ان دفون گلشنِ عالم کی ہوا کی ہے

کیا زبونِ حالِ دل رنجو ہے	داغِ دل میں غم میں غم سے
دارِ ایستہ تک ہے سینہ مرا	دل کا چھالا واٹھ انگور سے
عشق کا رستہ گئی کٹس ج	تھک گئے ہیں پائوں لڑ و ستر سے
واسطے زخمِ دلی تھوڑے	سرد مہری مرہم کا فور سے
سیرِ نہ وہ نہ تھوڑے تھوڑے	قدرِ مردم میں میری غمور سے
جب سے تھکے خیال سے یار	خافہ دل نور سے غمور سے
گرمِ او زلف سے شامِ ہرات	صاف گردنِ صبحِ نیشاپور سے
آہِ کائنات تو دیکھو بزمِ میں	روبرو ہوا ہو کر کیا تھوڑے سے

<p>کاسے بے کاسے طنبور ہے دور نہ جو پتھر ہے سو بلور ہے</p>	<p>ست اک مطرب پسر نے کر دیا باعث جو ہر ہوا یہ امتیاز</p>
<p>ہند والون سے نکر باقی غرور تو ابھی نادان ہے دہلی دوسے</p>	
<p>ہیں جہاں نہائی جنون تا بہ گریبان کانٹے باغبان بڑے ہیں افسر گلستان کانٹے فی الحال چون چو کئی لاکھ بیابان کانٹے دروہشت کے لیو جو گئے دریاں کانٹے کیا چھبوتی ہو فقط دل ہی میں گان کانٹے سیرے بستر پہنچے ہیں شہجہ ان کانٹے کیون تو یو تاکہ اپنی لائے نادان کانٹے پاخراشی کا مے کرتے ہیں سامان کانٹے خط نہیں ہیں یہ لپٹا ہر زرخندان کانٹے ہیں گل کی طرح سرخ نمایان کانٹے سیرے چالو کچ ہیں اثنافوان کانٹے</p>	<p>کہینختے ہیں اوس شت میں امان کانٹے خط نہ کیونکہ ہوتا سرخ گل رنگ کے گرد آبلوں کو ستر لٹوں کے نہیں بس جوتے جوش سودا مجھے نشر فضا دہیں یہ تیری ابرو ہی گزرتی ہے جگر میں ناخن ماسحہ منیر کلتے فی ہے اوس گل کے بغیر اوس کے شکر گان کا تصور نہ کر لے دل زرنہار کبھی صحرا میں جو بولے سے نکلیا تا ہوں لے دل تشوہ جو جانا تو مجھ کو جانا فیض سے اپنی قوم ہے گلستان میں بہا تیرے گالوں کے ہیں گلشن میں اگر گل شاخ</p>

<p>پانوں میں جست و خیز نہیں نجد میں لیلیٰ قسم خوب معلوم ہے پانوں کی حقیقت اونکو</p>	<p>سر پہ چھونکے کیا کرتے ہیں احسان کانٹے ہو گئے ہیں میرے چالوں کے زبان ان کانٹے</p>
	<p>پانوں رکھنے سے میں اصرار نہیں رہتا باقی سخت جانی سے میرے ہو گئے حیران کانٹے</p>
<p>یا رتیرا ہی رہے غم باقی یاس کی جاگرتیری دوزخ میں یا دو کاکل کی ہے اسی دل سے دیکھ لے پیر اجل ہے نزدیک یک بہ یک خط ٹٹل آیا نہ رہا</p>	<p>دم میں جب تک ہے میرے دم باقی جام باقی ہے نہ ہے جسم باقی سانپ کاٹے تو ہے سم باقی ہوش رکھ دن ہو سب کم باقی یار کے حسن کا عالم باقی</p>
	<p>یاد گاری کو ہے باقی نامہ لاکھ باقی نہ رہیں ہم باقی</p>
<p>جلوہ خلاق اکبر دیکھیے پہرے سے قتل کو ترچھی نظر خاک کو میرے بگولے اوڑھا ماہ نو جگمگا رہے مجھے کے لیے</p>	<p>کیا بتوں کا حسن تپہر دیکھیے دیکھیے لے بندہ پرورد دیکھیے بعد مر دن بھی ہے چکر دیکھیے مہربان نیچے سے اوپر دیکھیے</p>

<p>تیرِ مرگان سے بہت کیلے شکار کیا لبِ لہجہ ہے کیا تقریر ہے غیب دانی ہو تو کچھ معلوم ہو اور بھی دشنام سنئے چھیڑ کر خاکِ تپھر ہی خدا کا نام ہو سرو بالاسے کہ قدرِ یار ہے آرزوِ دل میں نہ کیے قتل کی</p>	<p>تیغِ ابرو کے ہی جو ہر دیکھے کیا زبان چلتی ہے فردِ کیے وہ دہن نہان ہو کیونکر دیکھے لذتِ قندِ مکرر دیکھے دیرِ کعبہ کے ہی اندر دیکھے کہ کے دونوں کو برابر دیکھے دل میں جو کچھ آئے وہ کر دیکھے</p>
--	---

عود دیکھے ہوا اگر مشکِ ختن
باقی گیسوے مغبر دیکھے

<p>کیا کمون کیا حصولِ ہستی ہے زرد و کی زعفران ہون میں نہیں جن ل میں داغِ عشقِ تباہ جھکتے ہیں جو نجیب ہوتے ہیں یاد اوس کا گل پریشان کی سنتِ مجذوب میں نہیں کچھ فرق</p>	<p>روحِ قیدِ بلا میں ہستی ہے خلقِ ہستی پر یکہ نہستی ہے بجدا بے چراغِ بستی ہے سچ ہے تیغِ اہیل کستی ہے رات بہرنگے سانپِ کستی ہے مے پرستی حدِ اپرستی ہے</p>
---	--

ایک بوتل تولے کے آساقی سُنڈی سُنڈی ہو آگلشن بین وود و دل سے ہے و سیاہ فلک	جان میخو اردن کی ترستی ہے دھیمی دھیمی گھٹا برستی ہے آہ گردون کا سنہ جھلستی ہے
نستی کا مزانین ملتا باقی جب تک کہ اپنی ہستی ہے	
وہ بت ہے درخوڑمی باز ہے نہیں کوئی فرقت میں اپنا رفیق سے میرے نالے نہ پوچھے کہی لگا ہوں میں کرتے ہو جادو گری زبان میں جلتی ہے مانند شمع میں مجبور الفت وہ مغرور حسین افزیت ہی پائی خدا کی قسم وہ مردم کھرتے ہیں چشمک زنی صد اقم کی آتی ہے پازیب سے وہ بوٹا سا قد ہے ترا دل پذیر	ہر اک کام اپنا خدا ساز ہے مگر ایک نالہ تو دمساز ہے کہ یہ کون ہے کسکی آواز ہے تیری چشم قن فسون ساز ہے کون کس طرح عشق کا راز ہے ادھر ہے نیاز اور ادھر ناز ہے بتوں کا مجھے عشق ناساز ہے یہ سب دل چرانے کا انداز ہے سیما کا شوکرین اعجاز ہے نخل جس سے سرو سر فراز ہے

جفا کر کے دل کو نہ میرے دکھا
کہ باقی ترا ایک جان بانسے

<p>سب سمجھتے اور بہن حالت ہماری اوسے ہے عالم ہستی میں کیا دم لے بشرائے ہمدرد وکیہیں کیا صورت ہوا لہا صفا میں پیش یار زخم ظاہر پر لگا مرہم تو اس سے فائدہ تیرے متعاقب چلی آتی ہو گلشن میں خزان سوتیلی کی گر نہیں اٹھی تو جانے دو نہ لو</p>	<p>اور بیماری کچھ بیمار داری اوسے ہے آگواں ہے کو منزل سے بیماری دوسے ہے آج آئینے کی پہر کچھ رو بیماری دوسے ہے پہلو دل میں نہان اک زخم کاری دوسے ہے دوہی ن میں ننگا ویر بیماری دوسے ہے میں نے چننے کی شراب اگل اقداری دوسے ہے</p>
---	--

اک غزال انداز پرناخ کے امی باقی لکھو
قافیہ لچھے ہیں گرمی تمہاری اوسے ہے

<p>شکل حور اور صورت تمہاری دوسے ہے پہوئی نکسیر سے اور اس سے سطر ہو دماغ بزم میں سکی جگہ ہر دل میں ہے اداس کی جگہ اوس میں خنکی دیا ہی ہے یہ ہے یکسر سفید آج بیاہیں ہیں اور ہمیں ہے خوبا بے ل</p>	<p>خاک نسبت وں کو فوری زرداری دوسے ہے عزیزان اور ہے مشک تار لی دوسے ہے پنج شاخہ اور ہے دست نگاری دوسے ہے چشم بادام اور ہے چشم خماری دوسے ہے بارش باور میری اشک باری دوسے ہے</p>
---	---

<p>کو کین نے سل پہ لکھی رہے ہیں شکل یار وہ کین کی ہر نقطہ وہ یہ اپنے ہاتھ میں</p>	<p>اوسکی صفت اور میری شکاری وہ ہے اکمکشان اور اوکو دہن کی کناری وہ ہے</p>
<p>ہم شمع رخون کا کہی شکو انہیں کرتے کیون آئینہ دل کو مصفا نہیں کرتے خاطر شکنی اہل وفا کی نہیں اچھی دنیا ہی کی تشویش میں رہتا ہے شب و روز قربان میں ہونے کے لئے لیس کڑا ہوں بہر تپا ہے کوئی نالہ تو کرتا ہے کوئی آہ اک نور کا بگسا ہے ترا حسن جہان سوز خاق خم ابروئے صنم پیش نظر ہے ہر چہ کہ جانتے ہیں بہت دور یہ نالے ہر روز تجھے کو میں جاتا ہوں وہ کین</p>	<p>مہرے ذرہ ہوئے باقی مقابل کس طرح شاعری ہو اور نسخ کی تمہاری اور ہے</p>
<p>پروانہ صفت جلتے ہیں پردہ نہیں کرتے کیون یار کو اپنے ہی میں کیا نہیں کرتے وہ ہنگو برا کہتے ہیں اچھا نہیں کرتے انسان کو کچھ اس واسطے پیدا نہیں کرتے کیون تیر کا آپ اپنے نشانہ نہیں کرتے عاشق غم مشوق میں کیا کیا نہیں کرتے سو ہی سے دیدار کا دعوا نہیں کرتے ہم سوئے کعبہ میں ہی سجدہ نہیں کرتے زیادہ کچھ کام ہمارا نہیں کرتے تو کون سی یہ کہے بھی پوچھا نہیں کرتے</p>	<p>باقی ہوا اے جان تمہارے لئے فانی</p>

یاد اسکی کہی کرتے ہو تم یا نہیں کرتے

مزاکت سوچو تو راوست منور کے بدلے	لکمی رنگ یکدم میں اس دل رنج کے بدلے
صنم کا نور دیکھا ہے خدا کے نور کے بدلے	ہوا ہے داغ دل و شن چراغ طور کے بدلے
جو دیکھیں گے تیرے حسن جہاں آرا کو محشر میں	بہشتی لوگ نا لگیں گے تجھی کو عور کے بدلے
اذا محبوب ہو جا انا الحق و در دلب ہر دم	چرا میں دُعا پر محکوم اگر منصوب کے بدلے
بجائے بلوے گردار بہت تال سینے کو	دل پر آبلہ ہے نوشہ انگور کے بدلے
لب لب شکر خایں بہر ہے شدہ جنت کا	بلاق یا ہے شان خدا ز نور کے بدلے
ترخ و کا کل پر ترا ہون مرتجی غنیم کو یار و	گلاب مشک لاسد رنہ کا نور کے بدلے
لب شیریں نگاہوں میں ہے اک تنگ شکر گویا	ہجوم خط ہے گردا گرد فوج ہو کے بدلے
ہوئے پینے و مطلب کچھ تکلف کی نہیں بیش	سفالین جام ہر دے ساغر بلور کے بدلے

گرا نجانی جو ہو باقی تباہ دیر کے غم میں
بغل میں ایک سل ہے اس دل رنج کے بدلے

محش بر غزل ظفر شاہ

تمکو اندیشہ انجام نہیں تم جانو	ہم کہی جانے کے بدنام نہیں تم جانو
کہہ چکے ہم پہ کچھ الزام نہیں تم جانو	جاؤ اوس بن اگر آرام نہیں تم جانو
حضرت دل سہیں کچھ کام نہیں تم جانو	

دیدہ دل میں تمہارے غیرت کا گدڑ ہم کو چربانگی سو طلب نہیں کچھ - عجم پر مگر	انکسین دم سے لڑایا نہ کرو آئشہ ہر چڑھتے نظر و نہیں لگ جا کیسی نظر
بٹھینا خوب لب بام نہیں تم جانو	
لیکے آئے تو ہو پیغام سرت مشحون روشناسی نہیں کچھ اونکو لکھوں کیا مضمون	کشش دل کے سبب اڑو ٹکڑ میں ہوں قاصد و میں نکر دن منع نہ ٹکڑ بیچوں
مجھے اوس سے خط و پیغام نہیں تم جانو	
تم بتاؤ یہ کہلے جان ہو تمہیں کیا منظور لو جو لینا ہو کہ مجھ کو تو ہے دینا منظور	صاف کہہ دو کہ ہے منظور نہیں یا منظور دل تو موجود ہے کرتا ہے جو سودا منظور
گرہ زلف میں گرد ام نہیں تم جانو	
جو تھا چاہے کرو وہیہ جناب عالی بد زبانی سے نہیں بات تمہاری خالی	ہم تو عاشق ہیں ہمارا نہیں کوئی والی طلب بوسہ پہنکتے ہو کہ دین گے گالی
بات تو قابل دشنام نہیں تم جانو	
تمہرے عاشق جاننا ز سے کنا ساقی دلتا ہو زرنہ انواز سے کنا ساقی	ہو غضب نہ خفی آواز سے کنا ساقی قتل کرتا ہے تیرا ناز سے کنا ساقی
کوئی پتے ہو تو لو جام نہیں تم جانو	
نہان لو پانی کے گئے کو نہ سمجھو نادان سچ اور رشہ زنا میں پھنسنے ہو کمان	باقی رہنے کا نہیں ہے حق میں ایمان تم مسلمان ہو ظفر خوب نہیں عشق بتان
اور اگر یہ ہے تو اسلام نہیں تم جانو	

سلام باقی

عالم میں ہے شہرِ مری رنگیں سنخی کا	مجرائی بیانِ شہ کے ہے خونیں کفنی کا
پھیکا ہے بہت رنگِ عقیقِ یمنی کا	اشکِ اپنے کہیں سُرخِ ہین یا دِ شہدِ لہن
بازو میں مے زور ہے خیرِ شکنی کا	شہ کہتے تھے میں صفِ شکنی سو نہیں تا ق
سید ہون نوا سا ہون رسولِ نبی کا	زہرا کا کلیو ہون دل شیرِ خدا ہون
کیا وصف لکھوں شاہ کی مین تیغ زنی کا	پرکٹ کے فرشتوں کے بھی گر پڑے جو ہون
کیا حال نہایا تھا صد افسوسِ نبی کا	کنگن کے عوضِ باز بھی تھی ہاتھوں میں
کیا ذکر کروں ہاے غریبِ وطنی کا	بے گور و کفن مے تھے لب نہ عمر نہ
ہولیس ابھی غم ہونا وک فگنی کا	اکبر کو جو دیکھا وہین چلا اٹھے کفنِ سار

باقی یہ سلام اچھا جگر دوز لکھا ہے

عالم مے خاے مین ہی بھال کی لانی کا

پشتا سہ کو فلک پر سے سیما اوترا
مہرِ محشر ہے سوانیز پہ گویا اوترا

مجرئی تن سجور شاہِ ہڈا کا اوترا
شاہِ کارِ غمیں نیزے پہ چھادیندا رو

<p>کیا محبت تھی کہ شکر کے کوٹھ سے تھا موری دینی او سے حورانِ جناب میں جو آبِ خج کے سوا اور نہ کافر نے دیا واہ کیا خوب ہی کی شایون نے مہانی صبر اے کتے ہین برباد ہو اس گنہ ہوئی قاسم کی شہادت تو پکار اٹھی ق ایک ہی شب میں خدا نے کیا جو کو چھا شہ نے جب غم کیا تیغ زنی کا اوس دم</p>	<p>تیغ سے جبکہ عسکر کا شاننا اوترا علی اصغر کے لئے عرش سے چھوٹا اوترا خلق میں شکر نہ اک پانی کا قطرہ اوترا آگے گھس میں جو پیر کا نواسا اوترا پر نہ سلطانِ اہم کا کہی چہ اوترا ہاے سے کل ہی تو گشت کا دولٹا اوترا پناہ ڈ سالہ دو وطن نے تو وہ پٹا اوترا ہا تھا کو تھانے ہر ایک فرشتہ اوترا</p>
---	--

اد کی تصریح میں کس کو کون کی باقی
 شان میں جس کے ہر قرآن خدا کا اوترا

<p>تشنہ لب جہم نواسا مصطفیٰ کا ہو گیا سو منوجب خشک لب حیدر کا گنا ہو گیا بھائی کی صورت نہ دیکھی زیب م چاند نہرا کا ہوا زیر زمین جہم نہرا اے فلک خون شہیدانِ زمین گشت</p>	<p>مجرئی پر شور اس حسرت سے دیا ہو گیا پانی پانی غم سے زہر کا کلیہ ہو گیا پر وہ بے پروگی آنکھوں کا پردا ہو گیا چھپ گیا خورشید دنیا میں اندھیر ہو گیا جو سم تو نے کیا پنہان سو پیدا ہو گیا</p>
--	--

کیا گری ایدا اوٹھائی قید میں سجاد نے یکے ماتم میں کیا تو نے یہ جانے لگوں پانوں میں زنجیر جب سجاد کے الی گئی کیا لکھوں خانہ خرابی خاندان شاہ کی گھر ٹا خیمے بچے شوہر گیا بیٹے گئے	حلقہ زنجیر بھی ماتم کا حلقہ ہو گیا کیون فلک تیری قبا کا رنگ نکلا ہو گیا غل اوٹھا ایسا کہ رن میں خسر ہو گیا زندہ ہے گھر ہو گیا بیٹے گور مر د ہو گیا قید خانے میں پڑی بانو یہ کیا ہو گیا
--	--

ایک یوسف کی طرح سجاد زندان میں رہا
خلد کو سب قافلہ باقی رونا ہوا گیا

تجربہ جی بے نوحہ گروقت بیان فرمے لگا قاصد صفرا جو آیا بھائی کی لینے خبر بے زبانی سو وہ بے آبی کا کیا کرتا بیان روح بھی خیر النسا کی روتی تھی زیر زمین عالم رویا میں اشک فشان سوال کرتے بارش ابرسیہ سمجھو نہ اسکو مومنو	تب عزا داروں کے ماتم سے تھلنے لگا دیکھ کر سجاد کا طوق گراں رونے لگا ہاے سے اصغر کی جب کھنٹی بان رنے لگا جب حسین ابن علی کا جان جان رنے لگا باغیوں نے باغ کو ما باغبان رونے لگا ماتم شاہ اتم میں آسمان رونے لگا
---	---

شکر شہ کہتے تھے سب اہل حم تھوڑا
ایک یوسف خوش تھا باقی کا رونا

مجرائی کوئی غم نہیں اس غم سے زیادہ	ما تم نہیں دنیا میں محم سے زیادہ
خون برسا کئی روز تک افلاک سے شاید	افلاک کی بھی روئے بنی آدم سے زیادہ
ملعون سے بیعت کہو کس طور یہ کرتے	یہ بات تھی شہر کے لئے لسم سے زیادہ
جب کاٹ کے سر شاہ کا نیزہ پہ چڑھایا ق	اور گیسو بھی برہم ہوئے پرچم سے زیادہ
خوشید قیامت ہوا اک نیزہ پہ برپا	عالم ہوا پر حشر کے عالم سے زیادہ
پانی نہ بلا ساقی کوثر کے سپر کو	خون روئین نہ کیوں دیدہ پر خم سے زیادہ
جب ہاشمیوں نے کہا دو حکم کریں قتل ق	ہر چند کہ اعدا ہیں بہت ہم سے زیادہ
شہ بولے کہ تسلیم و رضا ہی مجھ کو منظور	ہے پاس خدا پاس نہیں غم سے زیادہ
ہاں صد نشین و عہد ضوا کے دین	جو سینہ زنی کرتے ہیں اس غم سے زیادہ

یاد آئی جو گلگون کننی بے کفنوں کی

اشک آنکھوں نے بہنے لگے شہنم سے زیادہ

عجریٰ کرتے تھے کفار جفا کیا کیا کچھ	شہ کو منظور تھی پر صبر و رضا کیا کیا کچھ
مارا ملعون کو اور خود سے فرزند سے	حرنے دکھلائی او نصین مہر وفا کیا کیا کچھ
خنجر و تبر و سنان تیغ یہ سب چلے تھے	کرتی تھی قتل کے سامان قضا کیا کیا کچھ
کہہ رہا آگ لگی قید ہوئے جان گئی	تیرے ہاتھوں فلک اونچہ ہوا کیا کیا کچھ

خط میں مضمون لکھے بہرِ دعا کیا کچھ	یکسَل کو فیون نے شہر کیا کوئی
گشتِ دُخون تو بھی ہوا روزِ دعا کیا کچھ	یہ بے شہر وہ نہارون نہ تھی نسبت بالکل
ماتم و سینہ زنی آہ و بکا کیا کچھ	اتک اس غم میں کیا کرتے ہیں اہلِ جنا
کے عباس نے حق اونکے ادا کیا کچھ	کٹ گئے ہاتھ تو شکیں کے کوٹھ سے تھاما
سنتین کرتی رہیں بہرِ دعا کیا کچھ	حیفِ تنہم دھانپے بنی اہلِ حرم کو نہ دیا
عیا کون غم کئے اسکے سو کیا کیا کچھ	لبِ دریا نہ دیا شہر لبون کو پانی
کھلے مانگتی زینب تھی دعا کیا کیا کچھ	حدِ حقِ نعمتِ نبی یاد علی کر کر کے

قرۃ العین بنی اور علی کو باقی
دیکھو دیکھو تاجِ آنکھوں نے خدا کیا کیا کچھ

غصہ حسنین کے اثر کو دیکھ	مجھ رہی سیری چشم تر کو دیکھ
اِن کو دیکھو اور اس سفر کو دیکھ	اے فلک کیا ہی کی جفا تو نے
خونِ حسنین کے اثر کو دیکھ	آج تک ہے شفقِ فلک پہ نمود
دیکھ میسے دل و جگر کو دیکھ	کھینچ کر تیغِ شہ نے فرمایا

میرا چو نامِ سلام سن باقی
اِس سعادتی مختصر کو دیکھ

<p>عزا ہو کر یہ ہو آہ و فغان ہو کہ لے صفر کے بٹیا کہاں ہو سحاب لے جرج جبکسا بٹیاں نہ اک قطرہ سے او کی تر زبان ہو ہمارا سو وہاں او سکا زیاں ہو کہ مجھے دور ہو بے خانان ہو خدا حافظ تمھارا ہو جہان ہو زمین میں چاند زہر کا نہان ہو شفق جبکی شہادت پر عیان ہو نہ کیوں تو رو سیلے آسمان ہو عزا داروں کی آہوں کا دہوان ہو کہ تم بٹیا نشانِ خاندان ہو کہ تم پیار و زار و ناتوان ہو</p>	<p>سلامی ماتم شہ کا بیان ہو زمین تھرائی جبٹا نو چاری نواسا او سکا ٹپے دھوپ میں ہا پد رسا قی کوثر جبکا ہو ہا شہادت او کی ہو سکی شفاست یہی صغرائے لکھناظ میں بابا ق کچھ اسکا غم نہیں مجھ کو لیکن اندھیرا کیوں نہوا میری جہم نہ پوچھ او کی شہادت کا کچھ احوال کہ کیا کیا ستم کس کس قوت نے ہو پیدا آسمان سٹوان گر او نچا ہوئی مجھ سخن عابد سے با نو ق تحسین میں قید سے کیونکر خیر ان</p>
--	--

نہ کیوں باقی رہو گے تم جہان میں

کہ بلا حرام انس جان ہو

<p>خس و کرب و بلا ہو اور میں ہوں عزا دار و عذاب اور میں ہوں فقط ذاتِ خدا ہو اور میں ہوں قضا ہے یا رضا ہے اور میں ہوں یہ خبر ہے گلا ہو اور میں ہوں یہاں کیا ہے بکا ہو اور میں ہوں</p>	<p>سلامی کر بلا ہے اور میں ہوں غم شیر سے ہوگی شفاعت کماشہ نے نہیں کوئی رفیق اب ویا ہے اپنا سہ میں نے خوشی سے جو کچھ وعدہ کیا پورا کر دے گا کہا بانوں نے کفار و نہ لوٹو ق</p>
--	--

نہ آؤ خیمہ اہل حرم میں
سکینہ بے بردا ہو اور میں ہوں

<p>شکل بھی دیکھنے پائی نہیں براوتیری آج اس جا پہ شہادت ہو مقرر تیری یا د کرتے ہیں بہت ساقی کوثر تیری فاطمہ مان بھی تو حاضر ہو گلے سرتیری ایک حسرت رہی دنیا میں براوتیری تازہ برداری جو کرتے تھے میر تیری بیش کچھو لے تے ہیں کسو اسے گھر تیری</p>	<p>مقرر تیری اہل حرم کتنے تھے اکبر تیری خواب میں آ کے کہا شاہ و آنحضرت نے صبر کر پیاس سے گھبرانہ چلا آ بیٹیا شہ جو تنہائی سے گھبراؤ آواز آئی کہا زینب نے کہ بیٹوں کا نہیں غم مجھ کو کو فیون کو نہیں معلوم ہو شاید اچان کہا زینب نے کہ تقصیر ہو کیا بھائی حسین</p>
--	---

واہ روی خُسر تری الفت کی قسم کھاتا ہوں کہا بانو نے سیکھ نہ روا کی بیٹی کہا صغرانے یہ بانو سے کہ سب جانتی ہیں	ایک ہی بات رہی تا دم آخر تیری حق تو ستار ہو گو چھپ گئی چادر تیری اک مدینے میں اکیلی رہی دختر تیری
--	---

ہنسی سچ پیہ کوئی ایسی خفا کرتا ہو
غم اکبر ہے شہادت علی اصغر تیری

سلامی کیوں نہو پہ آسان میں کے تلے یہ کہلے روتی تھی بانو فراقِ اصغر میں جگہ تھی تیری جو آغوشِ مین کی کل تک یہی ہے رنج کہ پھر کس طرح سے تر ہوگی یہ جیتے جی ہوئی آلِ رسول پر تکلیف وہاں کی خاک کو ہو کیوں نہ فخر گزروں پر یہ ہے علامتِ خون اور وہ علامتِ ہر نظر سے دیکھ لیں کہ بلا کو بول و رسول ملے جو خاک میں روزِ وفا رفیقِ اونکے جہاں سیاہ اگر ہو گیا تو کیا ہو عجیب	اگرے حسین کا جب خاندانِ مین کے تلے میں تھجو ڈھونڈو گئی بیٹیا کہاں میں کے تلے سو آج تھجو ملا ہو مکانِ مین کے تلے تیری وہ تھی سی سوکھی زبانِ مین کے تلے کہ مڑے بول اوٹھے الامانِ مین کے تلے حسین ابنِ علی ہوں جہاں مین کے تلے تھین ہوں لعل و زمرہ کی کانِ مین کے تلے مرا حسین گرے گا یہاں زمین کے تلے اونھیں کو بلنگی راہِ جہاں مین کے تلے ہوا ہے مہرِ نبوت نہاں زمین کے تلے
--	---

غم حسین بن باقی ہو کیا تر والا
زمین فلک ہو اور آسمان میں کی

مجرئی پڑھو سلام ایسے رولانے والے
صلح کے ہوتے تھے پیغام تو شہ کتو تھر
یاد عباس میں کتھی تھی سکینہ ہرم
اگ دی خمیون کو کیا کتھی شہ رت انکی
شانوں میں درد ہوا شہ کے میر دھوٹے
ہو کے تیار چلے جنگ کو جسم اکبر
فرط یابوسی سے شجادیہ فرماتے تھے
بانو کتھی تھی نہ حیدر میں نہ بی بی ہار
لکھ کے خط کو فیکو بابو امین عجب حیرت
باپ تھے شیر خدا ساقی کو شرب جنگ
راہ میں لوٹتے ہیں انکو غضب کہیں
خلق کتھی تھی قیامت ہو آب نیوالی
بانو رورو کے رولاتی تھی یہ فرماتی تھی

کہ بھرون نالے ابھی عرش ہلاتے والے
ہم نہیں جنگ ہوسنہ پھیر کے جانے والے
اب کہاں ہیں مرد باقی کے لانے والے
جلین دوزخ میں یہ مردو و جلانے والے
نہیں ملتے تھے جہازوں کے اوٹھانے والے
دم رخصت کہا اب ہم نہیں آنے والے
ہیں کہاں قید سے اب مجھ کو چھلانے والے
اٹھکے ہاے مے رنج اوٹھانے والے
یون عداوت کریں دعوت میں لانے والے
ق نانا تھے ہادی دین راہ تباہنے والے
پانی دیتے نہیں کاقریہ ستانے والے
شاہ کے سر کو بہن نیزے پہ چڑھانے والے
میرے اصغر بہن کہاں منہس کے ہنسانے والے

غمِ بطلین ہے تاحشر ہمان میں باقی
اب تک اس رنج میں ہیں سارے ماز والے

پڑھو دیندارو سلام ایسی اداسے پہلے
پہر دیا راہ شجاعت میں سر نہا بخوشی
علی اصغر کی شہادت بھی غمِ اکبر ہے
حُرنے دی داؤ شجاعت کی یہاں تک گیا
آج آغوشِ محمد میں ہر قصاکے ہاتھوں
کر بلا کی یہ بلا دیکھ کے زینب نے کہا
کستہ رخون میں بھی ہے ہونگے حرمِ قلم کے
قید میں عابدِ بیمار یہ فدا تے تھے
پہلے دوزخ میں بلا شبحہ وہی جائیگا

کہ اوشے شور و بکار ہم عزت سے پہلے
مانگا است کی شفاعت کو خدا سے پہلے
کوئی دشمن نہ مئے باپ چچا سے پہلے
مرچکا تھا وہ مجتہد میں قضا سے پہلے
دشمنِ نامیہ جو رہتے تھے نواسے پہلے
میں مروں کاش زمانہ میں ملا سے پہلے
ہاں وہ ہاتھ جو رنگین تھے داس سے پہلے
زہرے کاش کوئی چکا و دوا سے پہلے
جوڑا ہوگا عین شاہِ ہراس سے پہلے

حشر تک زندہ جاوید رہی فی من
طالبِ ملک بقا تھی جو فنا سے پہلے

سلامی رنگِ شفق یوں نہیں فلک پر ہے
غمِ حسین میں ہر کچھ عجب تہ و بالا
یہ خونِ آلِ شہنشاہِ دینِ فلک پر ہے
فلکِ زمین کے تلے ہر زمینِ فلک پر ہے

رسول ایک نہیں بقیہ ازیر زمین
 نہیں یہ ہار کہ ہستہ گرد حلقہ ماتم
 نہ سمجھو سعد کی آواز اسے زمین او
 نہیں ہے برق درخشان خم حسین بیچ
 ہوا یہ حشر شہادت کے دیا کہیں اب تک
 میرے وہ اپنی رمتا سے نشاندہ اُفتات

سج گر یہ گمان چارمین فلک پر ہے
 نہیں ہر سہ کوئی ماتم نشین فلک ہے
 یہ شور نالہ حوران عین فلک ہے
 شرار آہ دل آتشین فلک پر ہے
 امان پکارا روح الامین فلک ہے
 وگرنہ اونکی کمان کا کہیں فلک پر ہے

حسین ابن علی کا جو مدح خوان زمین
 میرے سلام کی باقی زمین فلک ہے

مجرئی جاگ کدہ گدہ قیامت کئی
 خط پہ خط لکھے بلایا تھا و غار کرنے کو
 سو ہنویار و فادار اسے کہتے ہیں
 باز آیا نہ مصاف شہ والا سے یزید
 کون آتا تھا غریبون کی خبر لینے کو
 نہر قیضہ کیا گھیر لیا خیمون کو
 او کاوشہ پیر کیا کر کے سوار ناقہ

صور نالے کا چھکا صبح شہادت آئی
 تھی عداوت کیلے کوئے دھوخت آئی
 حر کو بیٹے کی بھی اپنی نہ محبت آئی
 سدہ بھوکے بھی تو کچھ اسکو نہ غیرت آئی
 سہرت بھی آئی تو واللہ نہ بت آئی
 کچھ نبی زادوں کی اسکو نہ فروت آئی
 شان میں جنکی ہر تلمیذ کی بیت آئی

حاکم نے کیا دیدہ و دست فریب	دین کو چھوڑ دیا ہاتھ جو دولت آئی
کون بیماری میں سجاد کے پاس آتا تھا	ایک حسرت تو فقط بہ عیادت آئی
کوئی گھر میں کوئی زندان میں کوئی مقبرہ	گنبد کے کنبہ پہ پیڑ کے آفت آئی
جب دوا پیتے تھے سجاد فرما دیتے	قید خانے سے نکلنے کی نہ حکمت آئی
بولی زینب یہ مدینہ کو پہاڑ گرسے	سارے کنبے کو ٹا کر میں سلامت آئی
بھانجے بیٹے بھتیجے کے جب سب مارے	تب تو خود شاہ کی سیدائش بنت آئی

دم لبون پر تھا غش آتا تھا نہ باقی تھو جس
 بانو جب بیٹے کے آگے دم نصبت آئی

کلام متفرق

اس قسم کا بہت ساعدہ کلام ضائع ہو گیا

غزل کہ بطور یو یو نظم اخبار وقت تشریف لے گئی
 حیدر آباد تصنیف شدہ بود

کب نظم اخبار کے ورق ہیں	ہوتی سے بھرے ہوئے طبق ہیں
گم گوے و گزیدہ گو تو ہوں گے	پرگو سنجیدہ گو آفاق ہیں
والہد کہ آج شاعر دن میں	تاسخ ہیں وزیر ہیں قس ہیں
آج ان کی سخن کی خوبیوں پر	سب اہل زمانہ تنقید ہیں

<p>گو یا آتش کے ہم سبق ہیں ہم صورتِ غارِ سینہ شق ہیں مضنون باریک ہیں اداق ہیں ہر بات میں رہنا ہے حق ہیں چشمِ روشن دلون کو فق ہیں خونین دل صورتِ شفیق ہیں پانی پانی عسوق عسوق ہیں جلتے ہیں حسد سے محرق ہیں</p>	<p>ہرین گرم کلام صورتِ برق انکی تحسیر سے سخن گو افراطِ سلیس ہیں تو کیا ہو ہر پرچہ میں ہیں نصیحت و پسند کیا صبح کی وہ بہار و یکمین کیا لطف بہارِ شام سمجھیں یہ بات کی نفسم دیکھ کر بھر گرا کے کلام برق پڑھ کر</p>
---	--

بہشتی ہوئی قدر اونکی باقی
وہ اس سے زیادہ مستحق ہیں

قطعات تاریخ

تاریخ از مصنف

خندہ ناز و مسزین کی غزلین
باقی عجب گزین کی غزلین

جمع ہو کر جو ہم طبع ہو میں
طبع کا سال قلم نے لکھا

تاریخ طبع از جناب جبرری شاد بہادر برادر زادہ جناب مصنف ممدوح

تفوق جسکو دیوان وزیر لکھنؤ پر ہے
سری شاد نے لکھا کہ دیوان خوب تر ہے

چھپا دیوان اردو عمومی قبلہ و کعبہ
جو تھی خوش قلم کو سالِ تہذیب کی

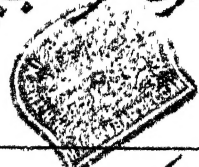
۱۲۷۱

تاریخ طبع از جناب امی کشن لال صاحب نمیداد اما در جناب مصنف ممدوح

چھپا جو یہ نظیر دیوان پسند و طبع سرخندان	کلام کے سب جوئے ثنا خوان۔ سہا کی تہی ثانی
سرالم کاٹ کر قلم سے لکھو شکر لال سا کی جری	فصیح و عمدہ سلیس و دلجو نفیس و دلکش بقا باقی

تاریخ طبع از صاحب تصانیف کثیرہ جناب ششی رام سہا صاحب کتاب کا یہ سیکھ سیکھ
کلک دفتر صاحب انسپکٹر پادریاں ضلع اودہ و روہیلکھنڈ و کمایون و سب اشیر

اخبار سر شریہ تعلیم اودہ سا کن لکھنؤ مایہ



باقی مکتہ وان کا یہ دیوان ہوا جو طبع	سر شریہ سے مجمل ہوا۔ مصرع ہلال کا
تاریخ نمین نے بے سر اندیشہ کی رقم	اردو کلام باقی آتش سقال کا

ایضاً

منطبع جب ہوا دیوان بقا بے باقی	ہفت اقلیم میں روشن ہوا تام اردو
مصرع سال کیا کلک متا نے رقم	باقی بحر کراست کا کلام اردو

ایضاً

طبع کس خوبی سے یہ دیوان اردو ہو گیا	مستمر ہوا تام ہر سو باقی فیاض کا
اسے متا ہی جو تجھ کو فکر تاریخ شیوع	کر رقم۔ دیوان اردو باقی فیاض کا

تاریخ طبع از جناب ششی رام سہا صاحب نمیداد۔ برادر متا و آفت

چھپا جو یہ نظیر دیوان پسند و طبع سرخندان	ہوئے کل اتفاق کے سندان۔ طبع غزل و غزل
گہا یہ اتف نے شاد ہو کر لکھو تواریخ طبع نمین	نفیس و دلکش مفید و بہتر کلام نظم بقا باقی

تاریخ طبع و ادب و شش و نوبت را مستخلص به تحقیق خلف نشی حبس که اخیر آبادی فی النور
سلطانی تخلص به مقبول سائن محله نویسته واقع شهر لکنئو و مختار سرکار فیض آثار
نواب حیدر لد و اعضد الملک میرزا محمد حسین خان بهادر جنگ و صنعت زبر و مینات

وجودیوان اردو و باقی یکت	شد از طبع کنون محلا
محقق رقم کرد از بهر سانش	که - دیوان باقی عجایب دل افزا

احمد و المنت که دیوان بنیاد فیض کلام و وزیر از تصنیفات خازن بنیاد و شش و نوبت
تقار و جناب مهاراجه گرو داری پرشاد صاحب فیسی راجه بهادر تخلص به باقی کالیتمه که بنیاد و شش
حیدر آباد و کن دام اقباله و اجلاله ولد راجه نرہری پرشاد و بهادر بن راجه سلیم
یاور بن راجه راجارام بهادر مطبع نظم اخبار موسوم به لکنئو پریس (جوبیادگار خبار
مهاراجه صاحب ممدوح قائم ہے) مین باہام نشی دوار کا پرشاد و افق طبع ہوا ۱۱۱۱ ۱۱۱۱

فہرست تصنیفات جناب مهاراجہ بہادر محمد روح

مجاکوت شریعت فارسی - مجاکوت سار بجاشا تیر تھ مال بجاشا توشہ آوزت - گیشو نامہ کلیات
یادگار باقی فارسی - دیوان بقاے باقی اردو - لغت فضل التصحیح - قصائد باقی - غنوی صلی و در
بیار عام - پرسش نامہ - تہنیتات باقی - مکتوبات منظوم - ضرب الامثال - کنوز التوارخ
تحقیقات سیاق باقی - پیرایہ عروض - منشآت باقی - آئینہ سخن - زمرت باقی - رباعیات
مناجات باران رحمت - کلام متفرقات - تذکرہ قاضیان - باقی نامہ -

DO NOT BE ISSUED
HARE BOOK

Checked
1987



شہید مبارک جناب مظلوم انقلاب ہمارا حیدر و داعی پرشاد صاحب علی صاحب
کالیتم گنید و سر اسید حکم حیدر آباد و کن - دایم اقبال و ہلالہ